

فہرست

- ❖ حدیث مؤلف ----- 11
- ❖ بعض اہم اصلاحات ----- 19
- ❖ اعمال حج و عمرہ کے الفاظ و اصطلاحات ----- 22
- ❖ حج کی تاریخ اور معنی و مفہوم ----- 31
- ❖ حج کی تاریخ ----- 32
- ❖ حاجی کے لیے خصوصی پسند و نصائح ----- 33
- ❖ ذکر و اذکار کا اہتمام ----- 44
- ❖ حج اور عمرہ کے فضائل ----- 48

- ❖ حج مبرور کیا ہے؟-----54
- ❖ طواف بیت اللہ کا اجر-----58
- ❖ حج کی فرضیت اور تارک کے لیے وعید-----59
- ❖ استطاعت سے کیا مراد ہے-----62
- ❖ حج بدل یا عمرہ بدل-----64
- ❖ حج کی شروط ارکان و واجبات اور سنن-----67
- ❖ میقات اور احرام کا بیان-----67
- ❖ اس موضوع سے متعلق بعض مسائل-----69
- ❖ احرام اور اس کا سنت طریقہ-----71
- ❖ نیت اور تلبیہ کب اور کیسے؟-----75
- ❖ بغیر احرام کے میقات سے کون گزرے-----81
- ❖ خواتین کے بعض مخصوص مسائل-----82
- ❖ احرام کی غلطیاں-----86

- ❖ خواتین کا پردہ اور احرام ----- 89
- ❖ محرمات احرام ----- 89
- ❖ ممنوعات کے ارتکاب کا حکم ----- 94
- ❖ فدیہ کی مقدار و کیفیت ----- 96
- ❖ ہم بستری کا فدیہ ----- 97
- ❖ حج سے رو کے جانے کا فدیہ ----- 99
- ❖ مباحات احرام ----- 100
- ❖ حج کی شروط ----- 104
- ❖ حج کے ارکان ----- 106
- ❖ حج کے واجبات ----- 107
- ❖ عمرہ کے ارکان و واجبات ----- 108
- ❖ حج اور عمرہ کا مسنون طریقہ ----- 109
- ❖ طواف کا سنت طریقہ ----- 109

- ❖ سہی کا سنت طریقہ ----- 111
- ❖ عمرہ کا بیان ----- 112
- ❖ طواف کی غلطیاں ----- 123
- ❖ سہی کے احکام ----- 128
- ❖ سہی کی غلطیاں ----- 132
- ❖ بال کٹوانا یا منڈوانا ----- 133
- ❖ بال کٹوانے یا منڈوانے کی غلطیاں ----- 135
- ❖ عمرہ کے اعمال کا خلاصہ ----- 136
- ❖ مسائل و احکام اور طریقہ حج ----- 138
- ❖ احرام حج اور منیٰ کو روانگی ----- 140
- ❖ عرفات کو روانگی ----- 141
- ❖ یومِ عرفہ کے فضائل ----- 145
- ❖ عرفات کا وقت ----- 146

- ❖ عرفات کی غلطیاں ----- 147
- ❖ مزدلفہ کو روانگی ----- 148
- ❖ مزدلفہ کی غلطیاں ----- 150
- ❖ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف ----- 151
- ❖ ۱۰ ذوالحجہ اور منیٰ میں آمد ----- 152
- ❖ رمی کی غلطیاں ----- 155
- ❖ قربانی کے احکام و مسائل ----- 157
- ❖ قربانی کا مسنون طریقہ ----- 160
- ❖ قربانی کی غلطیاں ----- 164
- ❖ قربانی کرنے والے کے لیے ہدایتِ نبوی ﷺ ----- 165
- ❖ قربانی کا جانور کیسا ہو؟ ----- 167
- ❖ فوت شدگان کی طرف سے قربانی ----- 169
- ❖ طوافِ افاضہ ----- 170

- ❖ ایام تشریق اور قیام منیٰ ----- 172
- ❖ ایام تشریق میں رمی کے اوقات ----- 173
- ❖ طواف وداع ----- 176
- ❖ طواف وداع کی غلطیاں ----- 177
- ❖ بچوں اور غلاموں کا حج و عمرہ ----- 178
- ❖ احکام و آداب زیارتِ مدینہ منورہ ----- 180
- ❖ نبی کریم ﷺ کا سفر حج ----- 192
- ❖ حج یا عمرہ کے دوران ----- 209
- ❖ کسی بھی خاص چکر کے لیے کوئی دعا خاص نہیں - 209
- ❖ سوائے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ----- 209
- ❖ مسنون دعائیں ----- 210
- ❖ قرآنی دعائیں ----- 210
- ❖ حدیث شریف سے ثابت دعائیں ----- 216

حدیثِ مؤلف

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَ
 نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ
 أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ
 يُضِلِّهِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
 رَسُولُهُ۔ اَمَّا بَعْدُ !

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ

سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾

(آل عمران: ۹۷)

”اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اُس کا حج کرے اور جو اُس کے حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے۔“

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ))

”مجھ سے اپنے مناسک (مسائل و احکام حج و عمرہ) سیکھ لو۔“
حج اسلام کے ارکان میں سے پانچواں اور اہم ترین رکن ہے۔ اس پر بہت ہی بڑے اجر و ثواب کا بیان احادیث مبارکہ میں ہوا ہے۔ جس انسان کا حج حجِ مبرور ہو جاتا ہے اس کے سابقہ گناہ ایسے معاف ہو جاتے ہیں جیسے جب وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا تھا تو اس کا کوئی گناہ نہیں تھا۔

پہلی امتوں کی طرح اس امت کے صاحب استطاعت لوگوں پر بھی زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود بھی حج کیا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی حج کرنے کی تعلیم دی اور اس کے اجر و ثواب سے آگاہ کیا؛ اور لوگوں کو حج کرنے کی ترغیب دی۔ ہر مسلمان خواہ وہ کیسا بھی ہو، اس کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے کم از کم زندگی میں ایک بار اللہ کے گھر کا دیدار کرنے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ اس غرض کے لیے تشریف لاتے ہیں، ان میں سے اکثر کو حج و عمرہ کے مسائل سے کوئی آگاہی نہیں ہوتی۔

بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر ہم نے دس روپے کی چیز خریدنی ہو تو اسے بار بار دیکھتے ہیں تاکہ ہمارا پیسہ ضائع نہ ہو جائے۔ مگر اس کے برعکس حاجی صاحب اپنی

زندگی بھر کی کمائی سے اللہ کی جنت خریدنے اور اس کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے آتا ہے مگر اسے حج کے ابتدائی اور اہم ترین مسائل سے بھی آگاہی نہیں ہوتی۔

گزشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا کہ سعودی عرب کی ”وزارت دعوت و ارشاد“ کی طرف سے حرم کے گرد و نواح میں ایام حج کے دوران درس دینے کا موقع ملا۔ جہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد ان دروس میں شریک ہوا کرتی تھی۔ اور لوگ نت نئے سے نئے مسائل پوچھتے۔ جن کا جواب دینے کے لیے بعض مرتبہ بڑی کتابوں کا مراجعہ کرنا پڑتا۔ بعض مرتبہ بڑے سعودی علماء سے جواب حاصل کر کے لوگوں کو بتایا جاتا۔ ان میں سے کئی ایک مسائل ایسے ہوتے جو عام رائج الوقت چھوٹی کتابوں میں نہیں ہوا کرتے تھے۔ اور ان میں سے بعض مسائل ایسے ہوتے تھے

جو برسر عام خواتین و حضرات اور بچوں کی موجودگی میں بیان نہیں کر سکتا تھا۔

اس لیے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی ایک ایسی مختصر کتاب تیار کی جائے جس میں ان مسائل کا اختصار کے ساتھ احاطہ کیا جائے۔ تاکہ حجاج کرام کے لیے ایک سہولت پیدا ہو جائے۔

اس مقصد کے لیے میں نے بعض مواقع پر مصادر اور مراجع کا ذکر مسئلہ کے ساتھ ہی کر دیا ہے۔ اور بعض مواقع پر یہ اہتمام بوجہ نہیں ہو سکا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی اس سے کہیں کتاب کا حجم نہ بڑھ جائے۔ اور قاری کے لیے اس کا مطالعہ دشوار نہ ہو جائے۔ تاہم یہ ضروری خیال رکھا ہے کہ تمام مسائل ثقہ علماء کی کتابوں سے اخذ کیے جائیں۔ اس مقصد کے لیے میں نے صحاح ستہ کے بعد شیخ ابن باز رحمہ اللہ

کی کتاب ”التحقیق و الإيضاح لكثير من مسائل الحج و العمرة و الزيارة“ شیخ بن شمیم رحمہ اللہ کی کتاب ”صفة الحج و العمرة“ حضرت شیخ فحان بن شالی کی کتاب ”ارشاد الناسك إلى أهم أحكام المناسك“ حضرت شیخ سعید بن علی الوهف حفظہ اللہ کی کتاب ”المناسك“ مولانا منیر قمر حفظہ اللہ کی کتاب ”مختصر مسائل و احکام حج و عمرہ و زیارہ و قربانی و عیدین“ شیخ محمد ابوبکر بٹنی مکی کی کتاب ”الرسالة المختصرة في فضائل الحج و أحكامه على مذهب الإمام أبي حنيفة رحمه الله“ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد المصطفی الانصاری کی کتاب ”نصرة النعيم في حكم العمرة من تنعيم“ مفتی رفیع عثمانی صاحب کی کتاب حج و عمرہ اور دیگر کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔

ان کے علاوہ بھی کئی ایسی چھوٹی بڑی کتابوں سے

استفادہ کیا گیا ہے جن کا یہاں پر ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ اختلاف ائمہ کی صورت میں کوشش یہ کی ہے زیادہ تر وہ فتویٰ ذکر کیا جائے جس پر سب کا اتفاق ہو۔ اور بسا اوقات اختلاف سنت یا واجب میں ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں یہ ذکر کر دیا گیا ہے کہ یہ کام سنت ہے۔ اور اختلاف سے بچنے کا آسان حل یہ ہے کہ اس سنت پر بھی عمل کر لیا جائے۔ اس لیے کہ ویسے بھی ترک سنت سے ثواب میں کمی آتی ہے۔ تو پھر حج یا عمرہ جیسی عظیم سعادت میں یہ کمی کیوں ہونے دی جائے۔

میں اپنے تمام بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی کوئی غلطی پائیں اس سے بذریعہ ای میل یا موبائل فون آگاہ کر کے اجر کے حق دار ہوں۔

میں اللہ تعالیٰ سے خلوص دل کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ وہ

اس کتاب کو لوگوں کے لیے فائدہ مند بنا دے۔ اور اسے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نواز دے۔

إنه على ذلك قدیر۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی نبینا
محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم۔

آپ کا بھائی

ابو شریل شفیق الرحمن شاہ بن انیس الرحمن شاہ الدراوی

حال وارد مکہ مکرمہ/ سعودی عرب

dadapota2003@yahoo.com/gmail.com

موبائل نمبر 00966501253804

بعض اہم اصلاحات

مکہ یا ام القری: وہ مشہور تاریخی شہر ہے جسے اولاد ابراہیم علیہ السلام نے آباد کیا تھا، جو کہ ارض کے عین وسط میں واقع ہے۔

بیت اللہ: اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر، مسلمانوں کا قبلہ و کعبہ؛ جسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مل کر تعمیر کیا تھا۔

حطیم: خانہ کعبہ کا وہ حصہ جو قریش کے دور میں مکمل تعمیر نہیں ہو سکا تھا، کعبہ کے ساتھ ملا ہوا نامکمل حصہ۔ اس حصہ میں نماز ادا کرنے کا ثواب اتنا ہی ہے جتنا بیت اللہ کے اندر نماز کا۔

بیت اللہ کے چار کونے یہ ہیں:

حجر: جہاں پر حجر اسود نصب ہے، یہاں سے طواف شروع

ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملتزم واقع ہے۔ یہ پتھر جنت سے لایا گیا ہے۔

رکن عراقی: حطیم کی طرف سیدھا حجر اسود سے اگلا کونہ۔

رکن شامی: شام کی طرف واقع کونہ؛ رکن عراقی کے بعد۔

رکن یمانی: حجر اسود سے پیچھے والا کونہ، ملک یمن کی طرف واقع ہے۔ اسی وجہ سے رکن یمانی نام پڑا ہے۔

ملتزم: حجر اسود سے لے کر بیت اللہ کے آدھے دروازہ تک۔

مقام ابراہیم: اس پتھر پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے

بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ اس پتھر پر آج بھی آپ کے

قدموں کے نشان موجود ہیں۔ اسے شیشے کے گول گنبد میں

بند کر دیا گیا ہے۔

میزاب رحمت: خانہ کعبہ کا پر نالہ میزاب کہلاتا ہے۔

مطاف: بیت اللہ کے آس پاس کھلی جگہ جہاں پر طواف کیا

جاتا ہے۔

زمزم: وہ بابرکت پانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہما کے جاری فرمایا تھا۔ ہزاروں برس گزرنے کے باوجود یہ چشمہ جاری و ساری ہے۔ محل وقوع کے لحاظ سے اب یہ چشمہ مطاف کے نیچے تہہ خانہ میں واقع ہے۔ اس کنوئیں کا پانی بطور تبرک دنیا بھر میں لے جایا جاتا ہے۔ اس پانی کی خصوصیت ہے کہ کامل ایمان کے ساتھ جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے، اللہ تعالیٰ وہ مقصد پورا کرتے ہیں۔

صفا و مروہ: دو پہاڑیاں جنکے درمیان سعی کی جاتی ہے۔
مسعی: جہاں پر سعی کی جاتی ہے۔
منی: مشہور مقام؛ جہاں جہرات بھی واقع ہیں۔
مسجد خیف: منی میں واقع قدیم مسجد۔

- عرفات:** عرفات۔ جہاں پر حج کا رکن اعظم ادا ہوتا ہے۔
- مسجد نمرہ:** عرفات میں واقع مسجد۔
- جبل رحمت:** عرفات میں مشہور پہاڑ۔
- وادی نمرہ:** مسجد نمرہ سے قبل وادی۔
- مزدلفہ:** یہاں عرفات سے واپسی پر رات گزاری جاتی ہے۔
- مسجد مشعر الحرام:** مزدلفہ میں واقع مشہور مسجد۔
- جمرات:** وہ تین شیطان جنہیں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔
- منحر:** قربان گاہ۔

اعمال حج و عمرہ کے الفاظ و اصطلاحات

- میقات:** اس کی دو اقسام ہیں۔ مکانی میقات اور زمانی میقات۔
- مکانی میقات:** وہ مقامات جہاں حج و عمرہ کے لیے

جانے والوں کے لیے احرام باندھنا ضروری ہیں۔ وہ مقامات یہ ہیں:

۱. ذوالحلیفہ..... (ایبار علی) مدینہ طیبہ اور اس سے ملحقہ علاقوں سے ہوتے ہوئے آنے والوں کے لیے۔ مکہ سے فاصلہ ۴۶۳ کلومیٹر۔

۲. جحفہ:..... (آج کل ویران بستی ہے، لوگ رابغ سے احرام باندھتے ہیں) اہل شام اور اس راہ سے (اندلس، الجزائر، لیبیا، روم، مراکش وغیرہ سے) آنے والوں کے لیے۔ مکہ سے ۱۸۷ کلومیٹر شمال مغرب میں۔

۳. قرن المنازل:..... (لسیل الکبیر یا وادی محرم)۔ اہل نجد اور براستہ الریاض۔ طائف سے گزرنے والوں کے لیے۔ مکہ ۸۰ کلومیٹر۔

۴. یلملم:..... (سعدیہ) اہل یمن اور اس راستے سے (جنوب

سعودیہ، انڈونیشیا، چین، ملائیشیا، انڈیا اور پاکستان سے) آنے والوں کے لیے۔ مکہ ۹۲ کلومیٹر۔

۵. ذاتِ عرق:..... اہل عراق اور اس راستہ سے (ایران اور براستہ حائل) آنے والوں کا میقات ذاتِ عرق نامی مقام ہے۔ (مسلم) مصر کے لیے بھی شام والوں کا ہی میقات ہے۔ (فقہ السنہ) مکہ سے فاصلہ ۹۲ کلومیٹر۔

۶۔ اور ان مقامات سے اندرونی جانب رہنے والوں کے لیے ان کے اپنے گھر ہی میقات ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

زمانی میقات: یکم شوال سے دس ذوالحجہ کی صبح تک۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف وہ سرزمین جہاں کی حرمت نص شرعی سے ثابت ہے؛ اور یہاں پر شکار کرنا، گھاس کاٹنا حرام ہے۔

حل: حرم سے باہر کی حدود میقات تک حل کہلاتی۔

احرام: اعمال حج میں داخل ہونے کی نیت؛ جس کی ظاہری نشانی مرد حضرات کے لیے عام لباس کے بجائے دو چادروں کا اوڑھنا ہے۔

مُحَرَّم: وہ انسان جس نے (اعمال حج یا عمرہ کی خاطر) اپنے آپ پر احرام کی پابندیوں کو لازم کر لیا ہو۔

تلبیہ: تلبیہ وہ مخصوص الفاظ ہیں جو احرام باندھنے کے بعد کہے جاتے ہیں (لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ) آخر تک۔

حج افراد: انسان میقات سے صرف حج کے لیے تلبیہ کہے۔

حج قرآن: حاجی میقات سے ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرے۔

حج تمتع: حاجی میقات سے صرف عمرہ کی نیت کرے، مکہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہو جائے؛ اور ایام حج میں حج کا احرام

باندھے۔

حج بدل: جو کسی دوسرے کی طرف سے حج کیا جائے۔
شہر حج: حج کے مہینے۔ شوال ذی قعدہ مکمل؛ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن۔ جن میں حج کے لیے احرام باندھا جاسکتا ہے۔

ایام تشریق: ۹ سے تیرہ ذوالحجہ تک؛ تکبیریں کہنے کے دن۔
یوم ترویہ: ابتداء حج کا دن؛ آٹھ ذوالحجہ۔

مقامی: اہل مکہ اور وہ لوگ جو اہل مکہ کے حکم میں ہوں۔
آفاقی: وہ آدمی جو میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ آئے۔

طواف: بیت اللہ کے گرد چکر لگانا۔ اس کی بذیل اقسام ہیں:
 ① طواف قدوم: عمرہ یا حج کی غرض سے مکہ مکرمہ پہنچنے پر پہلا طواف۔

② طواف افاضہ یا طواف زیارت: حج کا رکن ہے۔

❖ طواف وداع:..... مکہ مکرمہ چھوڑتے ہوئے آخری کام؛

حج کے واجبات میں سے ہے۔

❖ طواف تہیہ:..... مسجد الحرام میں داخل ہونے پر دو نفل

کے بجائے جو طواف کرتے ہیں۔

❖ نفلی طواف : کسی وقت اور کسی بھی لباس میں

ہو سکتا ہے۔

اضطباع: طواف قدوم میں دائیں کندھے کو ننگا رکھنے کا نام۔

رمل: طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں پھدک کر چلنا۔

استلام: حجر اسود کو بوسہ دینا، ہاتھ یا چھتری لگا کر اسے بوسہ

دینا، یا صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا؛ یہ چاروں صورتیں استلام

کہلاتی ہیں۔

سعی: صفامروہ کے درمیان چکر لگانا۔

مسعی: سعی کر نیکی جگہ۔

میلین اخضرین: دوہری بتیاں؛ جو کہ طین وادی میں ہیں، ان کے درمیان مردوں کو دوڑ کر چلنا چاہیے۔

قصر: بال کٹوانا۔

حلق: سرمٹڈوانا۔

وقوف عرفہ: میدان عرفات میں قیام۔ حج کا اہم رکن ہے۔

افاضہ: عرفات سے واپسی کو کہتے ہیں؛ اس کا وقت مغرب کا ہے۔

جمع: مزدلفہ میں پڑاؤ ڈالنے کو کہتے ہیں۔

یوم نحر: قربانی کا دن۔ ۱۰ ذوالحجہ۔

جمرات: جمرہ کی جمع ہے۔ ان کی تعداد تین ہے۔ جمرہ اولی: مسجد خیف کی طرف سے آتے ہوئے پہلا جمرہ۔ جمرہ وسطی درمیان والا جمرہ۔ ان دونوں جمرات کی رمی کرنے کے بعد دعا کرنا ہے۔ جمرہ عقبہ؛ یا جمرہ کبری، یا بڑا شیطان؛ دس

ذوالحجہ کو صرف اس ایک جمرہ کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ باقی ایام میں تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

مبیت: رات گزارنا۔ مراد منیٰ کی راتیں ہوتی ہیں۔

تکبیرات: ایام تشریق کا ذکر و دعا؛ جو آگے آرہا ہے۔

رمی: شیطانوں کو کنکر مارنے کو کہتے ہیں۔

ہلدی: قربانی کا جانور۔

دم: سے مراد بکریا دنہ ذبح کرنا ہے۔ جو واجبات حج چھوڑنے یا محرمات کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جنایت: خطاء اور قصور۔ وہ امور جن کا حج میں کرنا حرام ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.“ [البخاری]

”ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ درمیان کے عرصہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔“
ماہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

”جس انسان نے حج کیا، اس نے دوران حج کوئی گناہ، فسق و فجور اور نافرمانی کا کام نہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک و صاف ہو کر لوٹتا ہے جیسے جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا تو اس کا کوئی گناہ نہیں تھا۔“ (حدیث)

آگاہی! داڑھی مونڈنا یا کٹوا کر ایک مٹھی سے کم کرنا، سگریٹ نوشی، اور شلواری ٹخنوں سے نیچے لٹکانا فسق و فجور اور گناہ کے کام ہیں۔

اب اپنے ان قیمتی اعمال کی قبولیت کے متعلق خود فیصلہ کر لیں۔

حج کی تاریخ اور معنی و مفہوم

حج قولی، بدنی، قلبی اور مالی عبادات کے مجموعہ کے نام ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و ہیبت اور جلال کے بندے کی انتہائی بندگی؛ تذلل اور عجز و انکساری کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی لیے حج کو افضل ترین اعمال میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔

لغت میں:..... عربی زبان میں حج کا معنی ہے ارادہ کرنا۔

شریعت میں:..... حج کا مفہوم ہے مخصوص ایام میں مخصوص اعمال ادا کرنے کے لیے بیت اور مشاعر مقدسہ کی زیارت کرنا۔

حج کی تاریخ:

جدا الانبیاء حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے جب اللہ کے حکم سے بیت اللہ تعمیر کیا تھا، تو اس وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مختلف دعائیں مانگی تھیں؛ جن میں سے ایک دعا یہ بھی تھی:

﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (البقرة ۱۲۸)

”اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔“

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا

تھا کہ وہ لوگوں میں حج کا اعلان کریں۔ ارشادِ الہی ہے:

﴿وَإِذْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ﴾ (الحج ۲۷)

”اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔“

اس کے بعد حضرت ابراہیم، حضرت ہاجر اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے حج کیا۔ اور ان کے ادا کردہ اعمال قیامت تک کے لیے حج کا حصہ قرار پائے۔

حاجی کے لیے خصوصی پند و نصائح:

حاجی پر واجب ہوتا ہے کہ وہ سفر حج پر نکلنے سے پہلے اپنے تمام تر گناہوں سے سچی توبہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور: ۳۱)

”اور تم سب اللہ کی طرف توبہ و رجوع کر لو اے ایمان والو، تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔“

اور اللہ تعالیٰ نے سورت تحریم میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾

”اے ایمان والو! اللہ کی طرف سچی توبہ (توبہ نصوح) کر لو۔“

توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کر لے اور وہ گناہ جنہیں وہ جانتا ہے اور وہ بھی جنہیں وہ نہیں جانتا بلکہ نادانستہ اس سے سرزد ہو گئے یا کر کے بھول چکا ہے ان سب گناہوں سے توبہ کرے۔ یہ توبہ اپنی پوری شرائط کے ساتھ ہی معتبر ہوگی۔ یعنی سابقہ گناہ پر ندامت و افسوس ہو، اس گناہ کو فی الفور ترک کیا

جائے اور آئندہ یہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم و ارادہ ہو۔ اور ہر ممکن کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے۔

حاجی صاحب کو چاہیے کہ سفر سے قبل دین کی تعلیم حاصل کر لے، خصوصاً عقیدہ کے مسائل سیکھ لے۔ اس لیے کہ اگر عقیدہ میں ذرا بھر بھی شرک کی آمیزش ہوگئی تو تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَدْ مَنَّآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنۡ عَمَلٍۭ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا﴾ (الفرقان ۲۳)

”اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔“

❖ حاجی کو چاہیے کہ سفر حج پر نکلنے سے پہلے لوگوں کے حقوق خصوصاً مظلوم کو ادا کر دے۔ اور کسی کے حق کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہ لے کر جائے۔ آپ ﷺ نے

حقوق العباد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”جس نے اپنے بھائی کو تکلیف پہنچائی ہو، یا اس کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہو، پس اسے وہ اس دنیا میں ہی ختم کر دے، اس سے قبل کہ وہ دن آئے جب اس کے پاس نہ دینار ہو اور نہ ہی درہم، اور اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس سے اس ظلم کی قدر اعمال لے کر مظلوم کو دیے جائیں گے، اور اگر اس کی کوئی نیکی نہ ہوگی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر ڈالی جائیں گی۔ (صحیح بخاری)

ایک بار نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا:

”کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ کہنے لگے: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ دینار ہے اور نہ ہی درہم۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت والے دن نماز، روزے، اور زکوٰۃ لے کر آئے گا، اور اس کی حالت

یہ ہوگی کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی، اور کسی کا مال ناحق کھایا ہوگا، اور کسی کا خون بہایا ہوگا، اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس اس کو بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور اس کو بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی۔ اور اگر اس کی نیکیاں اس پر حساب پورا ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس شخص پر ڈالے جائیں گے اور اسے جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔“ (مسلم: ۴/۱۹۹)

❖ حج یا عمرہ کرنے والے صاحب کو چاہیے کہ وہ سفر حج اور اخراجات حج کے لیے اپنے مال میں سے پاکیزہ اور حلال مال کا انتخاب کرے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود پاک ہے اور اپنی راہ میں پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب انسان اپنا پاکیزہ و حلال مال لے کر سفر حج کے لیے نکلتا ہے، اور وہ سواری پر پاؤں رکھتا ہے، اور کہتا ہے:

((بَيْتُكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ))

”حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں“ تو ایک فرشتہ آسمانوں سے آواز لگاتا ہے: ”تیری حاضری قبول ہوئی اور تیرے لیے سعادت مندی ہے۔ تیرا زادراہ حلال کا ہے، اور تیری سواری حلال کی ہے۔ تیرا حج مبرور ہوگا اور تجھ پر کوئی گناہ نہیں رہے گا۔“ اور جب کوئی انسان ناجائز اور غلط مال لے کر سفر حج پر نکلتا ہے، اور وہ کہتا ہے:

((بَيْتُكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ))

تو ایک فرشتہ آسمانوں سے آواز لگاتا ہے: ”تیری حاضری قبول نہیں ہوئی اور تیرے لیے کوئی سعادت مندی نہیں ہے۔ تیرا زادراہ حرام کا ہے، اور تیری سواری حرام کی ہے، اور تیرا

حج مبرور نہیں ہوگا۔“ (رواہ الطبرانی)

حاجی کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں کی طرف نہ دیکھے، بلکہ اپنے اخراجات خود کرے لوگوں سے نہ مانگے۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے لوگوں سے استغناء برتتا ہے، اللہ اسے غنی کر دیتے ہیں۔ نیز حجاج کرام کو چاہیے کہ تقویٰ و پرہیزگاری کو اختیار کریں۔ اللہ نے تقویٰ کو انسان کے لیے بہترین زادراہ قرار دیا ہے، ارشاد الہی ہے:

﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (البقرہ: ۱۹۷)

”زادراہ اختیار کرو، سب سے بہترین زادراہ تقویٰ ہے اے عقل مند لوگو! مجھ سے ہی ڈرو۔“

❖ حاجی کو چاہیے کہ وہ اپنی نیت کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خالص کر لے تاکہ اس کے اعمال

ضائع نہ ہوں۔ اس لیے کہ جس عمل میں معمولی سا بھی دکھلاوا یا ریاکاری، فخر و برتری، اور لوگوں سے عزت و ثنا کی طلب کا پہلو آ جاتا ہے، تو وہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوتا۔ جو انسان اپنے عمل پر جیسا بدلہ چاہتا ہے اسے ویسے ہی مل جاتا ہے۔ ارشاد الہی ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَتْهَا نُوفٍ اِلَيْهِمْ اَعْمَالُهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُنْجِسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (ہود: ۱۵-۱۶)

”جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہوا چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ

نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہوگا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ اعمال تھے سب برباد ہونے والے ہیں۔“

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اخلاص نیت اور اتباع رسول اللہ ﷺ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ (البينة: ۵)

”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم کے دین حنیف پر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔“

حدیث قدسی ہے: ”میں مشرکین کے شرک سے بری ہوں، جس نے ایسا عمل کیا جس میں اس نے میرے ساتھ کسی اور

کو شریک ٹھہرایا میں اسے اور اس کے شریک عمل کو چھوڑ دیتا ہوں۔“ (مسلم: ۲۹۸۵)

❖ حاجی صاحب کو چاہیے کہ صحیح دین کی سمجھ حاصل کرے؛ حج اور عمرہ کے ضروری مسائل سیکھے اور جن چیزوں کا علم نہ ہو کسی عالم سے ان کے متعلق پوچھ لے۔

❖ حاجی کو چاہیے کہ اپنی جان کی طرح اپنے وقت کو بھی اللہ تعالیٰ کی امانت اور اسکی نعمت سمجھ کر استعمال کرے۔ فضول گھومنے اور خریداری میں اپنا وقت ضائع نہ کرے۔ بلکہ ارض حرمین پر اپنے وجود کے ایک ایک لمحہ کو اللہ تعالیٰ کا بیش بہا انعام اور بہت بڑی غنیمت سمجھے؛ جس نے آپ کو عافیت و سلامتی میں رکھا۔ اور اپنے نفع و نقصان کے بارے میں خود غور و فکر کرے۔ یقیناً یہ مال و متاع آپ کے شہر میں بھی مل سکتے ہیں۔ مگر یہاں پر

آپ جو وقت ضائع کر سکتے ہیں یہ دوبارہ کہیں بھی اور کبھی بھی نہیں مل سکتا۔

❖ حاجی کو چاہیے کہ سفر کے لیے کسی اچھے رفیق حج کا انتخاب کرے۔ جو کہ اہل علم اور اہل زہد و تقویٰ میں سے ہو۔ جو حقیقی معنوں میں اس کے سفر کا ساتھی بن سکے۔ اگر انسان کہیں پر بھول جائے تو وہ اسے یاد دلائے، اور جہاں کہیں لاعلمی ہو تو وہ شرعی مسئلہ بتائے۔ اور نیکی کا حکم دیتا رہے اور برائی سے منع کرتا رہے۔

❖ جب انسان سفر کے لیے نکلے تو بہتر ہے کہ لوگوں سے الوداعی ملاقات کر کے خفگیاں اور ناراضگیاں ختم کر دے۔ اس لیے کہ بغیر شرعی وجہ کے ناراضگی کی موجودگی میں انسان کے نیک اعمال قبول نہیں ہوتے۔

❖ اگر آپ کے ذمہ کسی کا کوئی حق یا امانت ہو تو وہ ادا کر

دیں یا لکھ جائیں۔

❖ سفر حج و عمرہ کے دوران خصوصاً اور عام حالات میں عموماً ممنوع زیب و زینت مثلاً داڑھی منڈوانا؛ اور مردوں کا سونے (کی آنکھوٹی یا چین؛ یا کڑا) ریشمی لباس وغیرہ کا استعمال کرنا حرام و فسق ہے؛ ان سے اجتناب کیا جائے۔
(بخاری و مسلم)

ذکر و اذکار کا اہتمام:

❖ سفر حج و عمرہ پر کسی بھی دن نکل سکتے ہیں، البتہ مسنون و مستحب دن، جمعرات اور صبح کا وقت یا پھر کم از کم دوپہر و زوال آفتاب کا وقت ہے۔

❖ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا کریں:

((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) (متفق علیہ)

”اللہ کا نام لے کر اور اس پر توکل کر کے (گھر سے نکل رہا ہوں) اور اسکی توفیق کے بغیر نہ نیکی کرنے کی ہمت ہے، نہ برائی سے بچنے کی طاقت۔“ (ابوداؤد)

❖ مسافر کو الوداع کرنے والے یہ کہیں:

((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ))

(ابن ماجہ)

”میں تیرے دین و امانت اور خاتمہ عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“

❖ مسافر جوابی دعا یوں کرے:

((اَسْتَوْدِعُكُمْ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ))

(ابن ماجہ)

”میں آپ سب کو اس ذات الہی کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی گئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔“

❖ سواری پر بیٹھتے وقت یہ دعا کریں:

((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِي
سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُونَ)) (الزخرف: ۱۳ - مسلم)

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے
بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے
لیے مسخر کیا، ورنہ ہم میں اس کی طاقت نہ تھی اور ہم سب
اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

❖ پھر اس کے بعد سفر کی مسنون دعا پڑھیں:

((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى
وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا
هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي
السَّفَرِ وَالْخَلِيقَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنْ وَعَشَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ
فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ)) (مسلم)

”اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں کہ جن سے تو راضی ہوتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور اس کی مسافت کو تھہرہ فرما دے۔ اے اللہ! تو ہی اس سفر میں ہمارا رفیق ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں اور رنج و غم سے اور اپنے مال اور گھر والوں کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

جب آپ ﷺ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ فرماتے:

((اٰتِبُوْنَ ، تَاَتِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ لِربِّنَا حَامِدُوْنَ .))

”ہم واپس آنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت

کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔“
 ❖ عمرہ کے لیے سال بھر میں کسی بھی وقت احرام باندھا جا
 سکتا ہے۔ جب کہ حج کے لیے اس کے اوقات مخصوص
 ہیں۔ یعنی یکم شوال سے دس ذوالحجہ کی فجر سے پہلے تک۔
 دوران سفر زیادہ سے زیادہ ذکر و اذکار اور توبہ و استغفار
 کرنا چاہیے۔ اور دوسرے ساتھیوں کو راحت و آرام اور خوشی
 پہنچانے کی کوشش کرے۔

حج اور عمرہ کے فضائل

حج ایک بہت بڑا فریضہ اور اسلام کے ارکان میں سے
 سب سے بڑا اور اہم ترین رکن اور افضل ترین اعمال میں
 سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ

چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار، پابندی سے نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔“ (بخاری و مسلم)

❖ ایمان و جہاد کے بعد حج مبرور و مقبول افضل ترین عمل ہے۔ (بخاری و مسلم)

❖ حج مبرور کی جزاء جنت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور حج مبرور وہ حج ہے جو آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہو۔ اور اس میں نہ ہی کسی سے جھگڑا کیا جائے، نہ کسی کو گالی دی جائے، اور نہ ہی فسق و فجور کی کوئی بات کی جائے۔ (بخاری و مسلم)

❖ حج سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

((وَأَنْ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)) (مسلم)

”اور بیشک حج اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔“

❖ ”حج عورتوں کا جہاد ہے جس میں کوئی قتال و جنگ بھی نہیں۔“ (بخاری)

❖ عورتوں کی طرح بوڑھوں اور ضعیفوں کا جہاد بھی حج و عمرہ ہے۔ (احمد، نسائی)

❖ حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہوتے ہیں؛ وہ اگر اسے پکاریں تو وہ اس کا جواب دیتا ہے اور اگر اس سے گناہوں کی مغفرت طلب کریں تو ان کے گناہ بخش دیتا ہے۔“ (نسائی، ابن خذیمہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج کیا، اس نے نہ کوئی گناہ کا کام کیا، اور نہ ہی فسق و فجور کا ارتکاب کیا، وہ ایسے واپس لوٹا جیسے جس دن اسے ماں نے جنا تھا۔“ (جس دن ماں نے جنا تو کوئی گناہ نہیں تھا، ایسے ہی حج مبرور کے بعد تمام گناہ معاف ہو جاتے

ہیں۔)

❖ ماہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

(متفق علیہ)

❖ حج اور عمرہ کثرت سے کرنے سے ان کے درمیان کے

جتنے گناہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما ، والحج

المبرور ليس له الجزاء إلا الجنة)) (متفق علیہ)

”ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اس کے درمیانی گناہوں کا کفارہ

ہے، اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ بھی نہیں۔“

❖ حج اور عمرہ کی کثرت سے گناہ ایسے ختم ہو جاتے ہیں جیسے

بھٹی لوہے یا سونے چاندی کو جلا کر ان کی میل کو ختم

کر دیتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تابعوا بين الحج والعمرة ، فإنهما تنفيان

الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد و

الذهب والفضة)) (ابن خزيمة، وابن حبان)

”حج اور عمرہ میں کثرت کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔“

❖ حاجی کی زندگی قابلِ رشک اور وفات قابلِ فخر ہوتی ہے کہ اگر وہ حالتِ احرام میں فوت ہو جائے تو قیامت کے دن وہ ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ)) پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

❖ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يغفر للحاج و لمن استغفر له))

(رواہ ابن خزيمة والحاكم۔ صحیح)

”حاجی کے لیے بھی مغفرت کر دی جاتی ہے، اور اس انسان

کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے جس کے لیے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔“

❖ آپ ﷺ نے عمرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:
”بے شک تمہارا اجر تمہاری تھکاوٹ اور خرچ کے مطابق ہے۔“ (رواہ الحاکم، صحیح)

❖ آپ ﷺ نے رمضان کے عمرہ کے متعلق فرمایا:
”رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔“ (بخاری، ج: ۱۸۶۳)

❖ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی تلبیہ کہنے والا جب تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے شجر و حجر بھی وہاں تک تلبیہ کہتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے۔“ (ترمذی، حاکم، ابن خزیمہ، صحیح)

❖ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے افضل

ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:
 ”بلند آواز سے پکار کر تلبیہ کہنا، اور قربانی کرنا۔“
 (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم؛ صحیح)

حج مبرور کیا ہے؟:

حج مبرور وہ ہے جس میں:
 ❖ انسان کی نیت خالص ہو۔ مقصود صرف اور صرف اللہ کی
 رضا مندی کا حصول ہو؛ کوئی دکھلاوا یا ریا کاری نہ ہو۔
 فرمان الہی ہے:

﴿وَاتَّبِعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ (البقرة : ۱۹۶)

”اور حج اور عمرہ کو اللہ کی رضا کے لیے پورا کرو۔“

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللهم حجة لا رياء فيها ولا سمعة))

(الصحيح: ۲۶۱۷)

”اے اللہ! ایسا حج جس میں نہ ہی کوئی دکھلاوا ہے، اور نہ ہی سنانے کے لیے۔“

پس حاجی کو چاہیے کہ وہ نہ ہی دوسروں پر برتری چاہیے، نہ ہی فخر و افتخار مقصود ہو اور نہ ہی لوگوں سے تعریف و ثنا کا قصد ہو۔

❖ حج میں نیکی و بھلائی کے کام کیے جائیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو باقی تمام امور پر مقدم رکھا جائے اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ نیکی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”نیکی حسن اخلاق کا نام ہے۔“ (مسلم: ۲۵۵۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نیکی بہت ہی آسان چیز ہے یعنی: خندہ جبین اور نرمی سے کلام کرنا۔“

(الصحيحة: ١٠٣٥)

❖ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بر الحج إطعام الطعام و طيب الكلام))

”حج کی نیکی کھانا کھلانا اور اچھی بات کرنا ہے۔“

(الصحيحة: ١٢٦٤)

❖ جس حج میں خالص حلال مال سے خرچ کیا جائے۔

حرام تو کجا، بلکہ شک و شبہ والا مال بھی نہ ہو۔ اس لیے

کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اپنی راہ میں صرف پاک مال

کو ہی قبول کرتا ہے۔

❖ جس حج میں لوگوں کے حقوق ادا کیے جائیں۔ اور کسی کا

حق نہ مارا جائے اور نہ ہی کسی پر ظلم کیا جائے۔

❖ گناہ کے اور لایعنی کاموں کو ترک کیا جائے، اور فسق و

فجور اور برائی کے کاموں سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

اگر کوئی غلطی ہو جائے تو توبہ واستغفار کرتے ہوئے فوراً کوئی نیکی کا کام کیا جائے جس سے برائی کا اثر ختم ہو۔
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتق الله حيثما كنت، وأتبع الحسنه السيئه

تمحها، وخالق الناس بخلق حسن)) (ترمذی)

”تم جہاں کہیں بھی رہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اور برائی کے بعد نیکی کر کے اس کو مٹا دو اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔“

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتق الله عز وجل، وخذ ما تعرف، ودع ما تنكر))

(مسند احمد ۶۵۰۸۔ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔)

”اللہ سے ڈرو، اور نیکی کو بجالاؤ، اور برائی کو چھوڑ دو۔“

❖ آداب وانتظام اور حسن اخلاق کا خیال رکھا جائے۔

طوافِ بیت اللہ کا اجر:

حج اور عمرہ کرنے کے علاوہ ویسے بیت اللہ کا طواف کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من طاف هذا البيت أسبوعاً - یعنی سبعة أشواط - فأحصاه كان كعتق رقبة، لا يضع قدماً ولا يرفع أخرى إلا حط عنه بها خطيئة، وكتب له بها حسنة)) (ابن ماجہ، صحیح)

”جس نے اس گھر کے سات چکر لگائے اور اس پر وہ اللہ سے اجر کا امیدوار بھی رہا، اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہے؛ اور نہ ہی وہ کوئی قدم رکھتا ہے، اور نہ ہی دوسرا قدم اٹھاتا ہے مگر اس کے بدلے اس کا اے گناہ ختم کر دیا جاتا ہے، اور اس کے نامہ اعمال میں ایک

نیکی لکھ دی جاتی ہے۔“

❖ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
 ((إِنَّ مَسْحَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرَّكْنِ الْيَمَانِيِّ
 يَحْطَانِ الْخَطِيئَةَ حَطًّا)) (احمد/ صحیحہ البانی)
 ”بے شک حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا گناہ کو بالکل گرا
 دیتے ہیں۔“

حج کی فرضیت اور تارک کے لیے وعید:

❖ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کے حصول کے لیے اہل
 استطاعت پر زندگی میں ایک بار اپنے گھر کا حج فرض کیا
 ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ
 سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾
 (آل عمران: ۹۷)

”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس طرف کی راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔“
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله، أن محمداً رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وصوم رمضان، وحج البيت.))

(متفق علیہ)

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا۔“
نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے تم پر حج فرض کیا

ہے، لہذا تم حج کرو، ایک صحابی (اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کریں؟ انھوں نے تین بار یہ سوال دہرایا اور نبی ﷺ خاموش رہے اور بالآخر فرمایا: ”اگر میں ہاں کہہ دیتا، تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ پاتے۔“ (متفق علیہ)

❖ حج اسلام کی ایک امتیازی عبادت ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

”جس شخص پر حج فرض ہوا، [وہ بیت اللہ تک پہنچنے کے لیے سواری اور استطاعت رکھتا ہو] اور اس نے حج نہ کیا، وہ یہودی مرے یا عیسائی مرے اسلام اس سے بری ہے۔“ (ترمذی)

❖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میرا جی چاہتا ہے کہ طاقت کے باوجود جن لوگوں نے حج نہیں کیا میں ان پر غیر مسلموں سے لیا جانے والا ٹیکس (جزیہ) نافذ کر دوں؛

اللہ کی قسم وہ مسلمان نہیں ہیں۔“ (سنن سعید بن منصور)
 ❖ صاحب استطاعت عاقل و بالغ مرد و عورت پر زندگی
 میں صرف ایک بار بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ یہ فرضیت
 ایسے ہی ہے جیسے نماز اور روزہ کی فرضیت؛ اس فرضیت
 کا منکر کافر ہے۔ اگر منکر نہیں مگر سستی کی وجہ سے یا مال
 کی محبت کی وجہ سے حج میں تاخیر کر رہا ہے تو کبیرہ گناہ کا
 مرتکب ہو رہا ہے۔

استطاعت سے کیا مراد ہے:

❖ استطاعت سے مراد زادِ راہ اور سواری و اخراجات ہیں۔
 (ترمذی)
 اسی طرح بعض اہل علم نے راستوں کے پر امن ہونے
 کی شرط بھی عائد کی ہے اور عورتوں کے لیے کسی محرم کا ساتھ
 ہونا بھی شرط ہے۔

مسئلہ :..... اگر عورت بغیر محرم کے [خواتین کی جماعت کے ساتھ] حج کرے، تو اس کا حج صحیح ہوگا؛ مگر بغیر محرم کے سفر کرنے کا گناہ اس پر ہوگا۔ عورت کا محرم اس کا شوہر ہے یا وہ انسان جس سے کبھی بھی اس کا نکاح نہ ہو سکتا ہو، جیسے: باپ، بھائی، سگا ماموں، سگا چچا وغیرہ۔ اس کے برعکس چچا زاد بھائی؛ خالہ زاد بھائی خالو، پھوپھا؛ یہ رشتے محرم نہیں ہو سکتے جب تک کہ کوئی علت حرمت نہ ہو جیسے رضاعت۔

❖ استطاعت کے مفہوم میں جسمانی استطاعت بھی شامل ہے، اگر کوئی شخص بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتا تو اس پر خود حج کے لیے نکلنا فرض نہیں۔

(متفق علیہ)

❖ ایسے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے مال سے کسی دوسرے کو اپنی جگہ حج بدل کے لیے بھیج دے۔

حج بدل یا عمرہ بدل:

❖ ایسا بوڑھا یا بیمار شخص جس کے پاس مالی گنجائش تو موجود ہو، مگر وہ خود سفر کے قابل نہ ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی طرف سے کسی کو حج بدل، کروادے۔ حج بدل عورت، مرد کی طرف سے، مرد عورت کی طرف سے؛ عورت، عورت کی طرف سے؛ اور مرد مرد کی طرف سے کر سکتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

بنی نعشم کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرا باپ تو بہت بوڑھا ہے وہ طاقت نہیں رکھتا کہ سواری پر بیٹھ سکے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ (مسلم)

یہ حجتہ الوداع کا واقعہ ہے۔

❖ حج بدل کرنے والے کے لیے شرط ہے کہ وہ پہلے اپنی طرف سے فريضہ حج ادا کر چکا ہو۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

❖ ایسا انسان جس پر حج فرض ہوا ہو، مگر وہ بغیر حج کیے مرجائے تو اس کے وارثوں پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے یا تو خود حج بدل کریں۔ یا کسی نیک اور دین دار انسان کو منتخب کریں جو اس کی طرف سے حج بدل کرے۔

ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں ایک شخص نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! میرے والد کی وفات ہوگئی ہے وہ حج نہیں کر سکے تھے کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہارے والد قرض چھوڑتے تو کیا تم ان کا قرض ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا:

جی ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اللہ تعالیٰ کا قرضہ ادا کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔“ (نسائی)

مسئلہ: اگر کوئی انسان زندہ ہے تو اسکی طرف سے بغیر اس کی اجازت کے حج میں نیابت کرنا درست نہیں؛ خواہ یہ حج فرض ہو یا نفل۔ جبکہ میت کی طرف سے فرض یا نفل حج کیا جاسکتا ہے۔ یہاں اجازت کا مسئلہ نہیں۔

مسئلہ: صرف پیسے کمانے کے لیے حج بدل کرنا درست نہیں۔

مسئلہ: حج بدل کسی دوسرے سے بھی کروایا جاسکتا ہے، اور اس کے اخراجات حج، حج کروانے والے کے ذمہ ہوں گے۔ حج بدل کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اتنا ہی مال لے جس سے اس کے اخراجات پورے ہو جائیں۔

مسئلہ: کسی دوسرے انسان کی طرف سے اس

وقت عمرہ بھی ادا کیا جاسکتا ہے جب وہ خود عمرہ کرنے پر بوجہ
عذر قادر نہ ہو۔

حج کی شروط ارکان و واجبات اور سنن

میقات اور احرام کا بیان:

میقات دو طرح کی ہیں:

۱۔ زمانی میقات: یہ حج کے ساتھ خاص ہے۔ اس کا
وقت یکم شوال سے دس ذوالحجہ کی فجر تک ہے۔ اللہ تعالیٰ
کا فرمان ہے:

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ﴾ (البقرة: ۱۹۷)

”حج کے مہینے معلوم شدہ ہیں۔“

۲۔ مکانی میقات: وہ مقامات جہاں کچھ وعمرہ کے لیے

جانے والوں کے لیے احرام باندھنا ضروری ہیں۔ ان کی تفصیل اصطلاحات میں گزر چکی ہے۔ وہاں دیکھ لیں۔ ان کی دلیل یہ حدیث نبوی ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا۔ یہ یہاں کے رہنے والوں کے لیے میقات ہے اور ان لوگوں کے لیے بھی جو دوسرے مقامات سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے آئیں؛ اور ان میقات سے گزریں۔ اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والا ہے وہ وہیں سے احرام باندھیں، جہاں سے چلے ہیں۔ یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے (حج کا) احرام باندھ لیں۔“ (بخاری)

[عمرہ کے لیے قریب ترین حل میں نکلنا ہوگا؛ جو کہ عموماً

مسجد عائشہ ہے۔]

موجودہ دور میں جب کہ سفری سہولتیں میسر ہیں۔ اور تیز ترین ہوائی سفر کی وجہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان کو میقات پر اتنا موقع میسر نہ آئے کہ وہ تیاری کر سکے۔ لہذا اگر کوئی انسان اپنے گھر یا ایرپورٹ سے ہی تیار ہو جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ جب جہاز میں میقات کا اعلان ہو تو پھر اسے احرام میں داخل ہونے کی نیت کر لینی چاہیے۔ البتہ بری (زمینی) سفر کرنے والوں کے لیے میقات سے احرام باندھنا چاہیے۔

اس موضوع سے متعلق بعض مسائل:

مسئلہ :..... اہل مکہ یا جوان کے حکم میں ہوں، وہ حج کے لیے اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھیں گے۔ جب کہ عمرہ کے لیے وہ حدود حرم سے باہر جا کر کسی بھی حل سے احرام

باندھیں گے۔

مسئلہ: ایسا انسان جس کا ایک گھر میقات سے اندر ہو، اور دوسرا گھر میقات سے باہر ہو تو اسے اختیار حاصل ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھے یا پھر قریب ترین میقات سے۔

مسئلہ: ایسا انسان جو اپنی میقات کے علاوہ کسی دوسری میقات سے گزرے تو جس میقات پر سے حج و عمرہ کی نیت سے گزرے گا وہیں سے احرام باندھے گا۔ مثلاً اہل قصیم کی میقات ابیار علی (ذوالحلیفہ) ہے۔ اگر وہ طائف کی طرف سے آئیں گے تو ان کی میقات السیل الکبیر (قرن المنازل) ہی ہوگی۔

مسئلہ: اگر کسی انسان نے میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: وہ انسان جو میقات سے [حج کی نیت سے] بغیر احرام کے گزر جائے؛ اور اب اسے خدشہ محسوس ہو کہ اگر وہ احرام کے لیے میقات پر واپس جائے گا تو حج نکل جائے گا؛ ایسا انسان جس جگہ پر ہے وہیں سے احرام باندھ لے اور ایک دم ”دنبہ یا بکرا“ ذبح کر کے فقراء مکہ میں تقسیم کر دے۔

احرام اور اس کا سنت طریقت:

احرام: ”حج یا عمرہ کے اعمال میں داخل ہونے کی نیت کا نام ہے۔“ یہ عمرہ یا حج کا رکن ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی نسک ادا نہیں ہوگا۔

سنت اعمال: میقات پر پہنچنے کے بعد حاجی اور معتمر کے لیے سنت یہ ہے کہ:

❖ وہ ایسے غسل کرے جیسے جنابت کے لیے غسل کیا جاتا

ہے۔

❖ (ضروری صفائی کر لے؛ مونچھیں بنالے، ناخن تراش لے)۔

❖ پھر خوشبو لگائے۔

نبی کریم ﷺ جب میقات پر پہنچے تھے تو آپ نے غسل کرنے بعد خوشبو لگائی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کو احرام میں داخل ہونے سے پہلے اور طواف افاضہ سے پہلے خوشبو لگایا کرتی تھی۔“ (مشفق علیہ)

سردی یا کسی وجہ سے غسل نہ کر سکیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔
مسئلہ: اگر اس خوشبو کا اثر باقی رہے تو اس پر کچھ حرج نہیں۔

❖ مرد حضرات میقات سے ایک چادر نیچے بطور تہہ بند کے

باندھ لیں گے، اور ایک چادر اوپر اوڑھ لیں گے۔ ان چادروں کے لیے مستحب یہ ہے کہ سفید ہوں۔ اور ایسی موٹی ہوں جن سے ستر نظر نہ آتا ہو۔ اور ایسا جوتا پہنیں جو ٹخنوں کو نہ ڈھانپے۔ جب کہ عورتوں کا لباس ہی ان کا احرام ہے؛ اس کے لیے رنگ وغیرہ کی کوئی قید نہیں؛ اور نہ ہی کسی خاص طرز کا کوئی احرام ہے (انہیں احرام کی نیت کرنی ہوگی)۔ احرام کے بعد مرد حضرات اپنا سر کھلا رکھیں گے پکڑی یا ٹوپی نہیں پہنیں گے۔ خواتین دستانے اور نقاب نہیں پہنیں گی۔ البتہ مردوں کے رش میں سر سے چادر چہرہ پر گرا کر پردہ کریں گی۔ اور عام حالت میں اپنا چہرہ کھلا رکھیں گی۔

✦ غسل کرنے کے بعد اگر نماز کا وقت ہے تو پھر مستحب عمل یہ ہے کہ نماز پڑھ لی جائے۔ ورنہ اگر مسجد کے اندر

چلے گئے ہیں تو دو رکعت نماز طہارت، یا تحیۃ المسجد پڑھ لیں۔ احرام کے لیے کوئی مخصوص نماز نہیں۔ فرض، اشراق، ضحیٰ، تحیۃ الوضوء یا تحیۃ المسجد کی رکعتیں پڑھ لیں تو وہی کافی ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱۰۸/۲۶-۱۰۹)

بعض احادیث کی رو سے جمہور علماء کے نزدیک یہ دو رکعتیں مستحب ہیں ضروری نہیں، اور انکا وقت احرام باندھنے کے بعد اور کئیٹک..... پکارنا شروع کرنے سے پہلے ہے۔
 ۶ کثرت کے ساتھ ذکر و اذکار کرتے رہنا اور تلبیہ پڑھنا۔

۷ اونچی آواز میں بول کر (قبلہ رخ ہو کر) تلبیہ پڑھنا۔
مسئلہ:..... انسان کو اگر راستہ میں کسی قسم کا اندیشہ یا خوف ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نیت میں ساتھ یوں بھی کہے:
 ((فان حبسني حابس فمحلي حيث حبستني))

”اگر مجھے کسی روکنے والا نے روکا تو میں وہیں حلال ہو جاؤں گا جہاں پر تو مجھے روک لے گا۔“
اس صورت میں اگر احرام کھولنا پڑا تو اس پر دم یا فدیہ نہیں ہوگا۔

نیت اور تلبیہ: کب اور کیسے؟

مسئلہ: طہارت اور نماز کے بعد جب انسان سواری پر بیٹھ جائے تب وہ عمرہ یا حج یا حج و عمرہ کی نیت کرے۔ حج افراد کرنے والے صرف حج کی؛ حج قرآن کرنے والے حج اور عمرہ کی، اور حج تمتع یا عمرہ کرنے والے صرف عمرہ کی نیت کریں گے۔
صرف عمرہ کرنے والا یہ الفاظ کہتے ہوئے نیت کرے:
(اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً)
”اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔“

اور اگر حج قرآن کرنا ہو تو یہ کہیں:

((اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا وَ عُمْرَةً))

”اے اللہ! میں حج و عمرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔“

صرف حج مفرد (بلا عمرہ) کرنا ہو تو یوں کہیں:

((اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا))

”اے اللہ! میں حج کے لیے حاضر ہوا ہوں۔“

حج تمتع کا عمرہ کرنا ہو تو یوں کہیں:

((اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا بِهَا إِلَى الْحَجِّ))

”اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں؛ اس کے ساتھ

حج تمتع کرتے ہوئے۔“

❖ اس کے بعد تلبیہ کہنا شروع کر دیں، جس کے الفاظ یہ ہیں:

((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالْزُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا

شَرِيكَ لَكَ)) (متفق علیہ)

”میں حاضر ہوں، اے میرے رب! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں، اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

یہ الفاظ بھی کہے جاسکتے ہیں:

((لَيْتِكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَيْتِكَ)) (نسائی، ابن ماجہ)

”میں حاضر ہوں، اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔“
تلبیہ بلند آواز سے کہنا چاہیے، حتیٰ کہ خواتین بھی اتنی آواز سے کہیں کہ ان کی ساتھی خواتین یا پھر خود ہی سن سکیں۔
غیر محرم مردوں کے کانوں تک ان کی آواز نہ جانے پائے۔

(الحج والعمرة للالبانی ص ۱۸)

بعض اہل علم نے قید لگائی ہے کہ مردوں کے لیے پکار کر

تلبیہ کہنا واجب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جبریل آئے اور مجھے حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے تلبیہ اور تسبیح پڑھنے کا حکم دوں۔“ (بخاری، مسلم)

مسئلہ: جب سے احرام باندھا اس وقت سے تلبیہ کہنا شروع کریں گے، اور مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف شروع کرنے تک تلبیہ کہتے رہیں گے۔ جب طواف شروع ہو گیا تو تلبیہ ختم کر کے دیگر ذکر و اذکار، توبہ و استغفار اور نبی کریم ﷺ پر درود سلام میں مشغول ہو جائیں۔ باقی پورے راستہ تلبیہ کہیں۔ خصوصاً جب گاڑی کسی چڑھائی پر چڑھ رہی ہو، یا نیچے اتر رہی ہو، تو پکار کر تلبیہ کہیں۔

مسئلہ: یہ بھی سنت میں سے ہے کہ انسان مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد بیت اللہ میں داخل ہونے سے [اور طواف شروع کرنے سے] پہلے ایک بار پھر غسل کر لے۔

نبی کریم ﷺ نے بطحاء پہنچ کر غسل فرمایا تھا۔

فائدہ:.....میقات سے عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں، معمول کے لباس میں رہیں۔ ۸ ذوالحجہ (یوم ترویہ) کو پھر اپنی رہائش گاہ سے حج کا احرام باندھیں اور دس ذوالحجہ کو قربانی کے بعد کھول دیں۔ یہ حج تمتع ہے، جو کہ جمہور کے نزدیک افضل ترین حج ہے۔

(نیل الاوطار ۲/۴۷۲، ۳۱۰-۳۱۴)

مسئلہ:.....میقات سے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے احرام نہ کھولیں، (نہ ہی بال کٹوائیں؛ بیت اللہ کا طواف، اور صفا مروہ کی سعی کر کے) اسی حالت میں رہیں، اور ۸ ذوالحجہ کو منیٰ چلے جائیں، ۱۰ ذوالحجہ کو قربانی کے بعد احرام کھول دیں۔ یہ حج قرآن ہے۔ اگر قربانی کا جانور ساتھ لے لیا ہو تو پھر حج قرآن کرنا ہی سنت اور افضل

ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حج قرآن ہی کیا تھا۔

مسئلہ:.....میقات سے حج کا احرام باندھیں، مکہ پہنچ کر طوافِ قدوم و سعی کریں اور احرام کھولے بغیر منیٰ چلے جائیں اور تمام مناسک حج پورے کر کے احرام کھول دیں۔ یہ حج مفرد ہے اور اس حج کے ساتھ قربانی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ:.....حج و عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والا اگر احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جائے تو واپس لوٹ کر میقات سے احرام باندھ کر جائے۔ یا پھر اندر ہی کہیں سے احرام باندھ لے تو دم (فدیہ کا بکرا) دے اور اس کا حج و عمرہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ:.....جب کوئی انسان اپنے کسی کام سے میقات سے گزرا اور اس کی نیت حج یا عمرہ کی نہیں تھی۔ لیکن راستہ میں کہیں پر اسے خیال آیا کہ عمرہ کر لینا چاہیے؛ تو ایسا انسان

وہیں سے احرام باندھے جہاں سے اس کے دل میں عمرہ کا خیال پیدا ہوا اس پر کچھ بھی نہیں ہوگا؛ البتہ اگر میقات سے پہلے بھی نیت حج یا عمرہ کی تھی؛ اور بغیر احرام کے میقات سے گزرا تو پھر اسے یا تو واپس میقات پر جانا ہوگا یا پھر فدیہ دے گا۔

مسئلہ:..... پاک و ہند سے ہوائی جہاز سے آنے والے لوگ احرام کی چادریں اوڑھ لیں، اور خواتین احرام کے لیے تیار ہو کر چلیں اور جہاز کے عملہ کے یہ بتانے پر کہ میقات سے گزرنے لگے ہیں، وہاں سے **لَبَّيْكَ**..... پکارنا شروع کر دیں۔ ہوائی مسافروں کا جہاز میقات سے گزر کر جدہ آتا ہے، لہذا ان کے لیے جدہ میقات نہیں ہے۔

بغیر احرام کے میقات سے کون گزرے:

مسئلہ:..... کسی ذاتی غرض، تجارت، تعلیم، علاج وغیرہ

سے جائے اور حج و عمرہ کا ارادہ نہ ہو تو بلا احرام حدود حرم میں داخل ہو سکتا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں۔ بلکہ اس کے لیے ان کے ہاں حیلہ ہے۔

خواتین کے بعض مخصوص مسائل:

مسئلہ:..... ایسی عورت جسے میقات پر یا اس سے پہلے یا بعد میں حیض یا نفاس کا عارضہ لاحق ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ بھی باقی عورتوں کی طرح غسل کر کے احرام کی نیت کر لے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت کے طواف کے علاوہ حج کے باقی اعمال ایسے ہی ادا کرے گی جیسے باقی لوگ کر رہے ہیں۔ مگر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی اور نہ ہی مسجد الحرام میں داخل ہوگی۔ (صفا و مروہ مسجد الحرام میں داخل نہیں)۔ البتہ اگر ایسی عورت عمرہ کرنا چاہتی ہے تو وہ اپنے پاک ہونے کا انتظار کرے گی۔ اور پاک ہونے تک وہ محرم ہی رہے گی۔

حلال نہیں ہوگی۔

مسئلہ: ایسی عورت جس نے طواف افاضہ نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا اور اس کے لیے مکہ مکرمہ میں مزید ٹھہرنا مشکل ہے اور طواف سے پہلے سفر کر کے دوبارہ مکہ میں واپس آنا بھی دشوار کن مسئلہ ہے، تو اس حالت میں اس کے لیے جائز ہے کہ درج ذیل دو میں سے کوئی ایک بات اختیار کر لے:

❖ وہ ایسا انجکشن لگوائے جس سے خون بند ہو جائے اور اس طرح وہ طواف افاضہ کر لے بشرطیکہ انجکشن لگوانے میں کوئی نقصان نہ ہو۔

❖ وہ اس طرح مضبوطی کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے کہ مسجد میں خون نہ گرے اور ضرورت کی وجہ سے اسی حالت میں طواف کر لے۔ اس مسئلہ میں یہی قول رائج ہے اور

یہی امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا ہے اور اس کے برخلاف درج ذیل دو میں سے ایک امر ہو سکتا ہے:

(۱)..... وہ حالت احرام ہی میں رہے مگر اس طرح اس کے شوہر کے لیے اس کے ساتھ مباشرت حلال نہ ہوگی اور اگر وہ غیر شادی شدہ ہے، تو اس کے لیے عقد نکاح حلال نہ ہوگا۔

(۲)..... یا اسے محصر شمار کیا جائے، وہ قربانی ذبح کر دے اور اپنا احرام کھول دے لیکن اس صورت میں اس کا یہ حج شمار نہیں ہوگا۔

لیکن یہ دونوں باتیں، یعنی حالت احرام میں باقی رہنا یا اسے محصر حج ہی شمار کرنا بہت مشکل ہیں، لہذا رائج قول وہی ہے جو ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس صورت میں نظریہ ضرورت کے تحت اختیار کیا ہے۔ (فتاویٰ ارکان اسلام: ۵۶۸)

مسئلہ:..... یہی حکم اس عورت کا بھی ہے جو اس عذر کی وجہ سے عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ نہ کر سکے۔ یا پھر احرام سے حلال ہونے کی نیت کر لے، اور ایک ”دم“ دے دے۔ اگر احرام کی نیت کرتے وقت شرط بھی لگا ئی تھی تو پھر احرام کھولنے سے اس پر کوئی دم نہیں۔

(فتاویٰ ارکان اسلام: ۵۶۸)

❖ حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں دم بھی دے گی۔ کیونکہ اس سے حرمتِ حرم کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ توضیح مزید:..... وہ عورت جو کسی محرم کے ساتھ حج یا عمرہ کے لیے نکلی۔ راستہ میں اس کے محرم کا انتقال ہو گیا؛ تو اب اس صورت میں:

❖ اگر اس کا گھر نزدیک ہے تو واپس گھر چلی جائے۔ اور اگر متوفی کی بیوی ہے تو پھر عدت گزارنے کے بعد سفر

پر نکلے۔

❖ اگر متوفی کی بیوی ہے؛ لیکن مکہ پہنچ چکی ہے، اس کے ساتھ خواتین کی قابل اعتماد جماعت موجود ہے تو اپنا حج یا عمرہ پورا کر کے واپس جائے۔ اس عرصہ میں بناؤ سنگھار نہ کرے۔ چونکہ یہ عدت کے ایام ہیں۔ اور باقی ایام عدت وطن واپس جا کر مکمل کر لے۔

❖ اگر ایسا ممکن نہیں؛ عورت کی حفاظت کا مسئلہ درپیش ہے تو پھر اسے چاہیے کہ فوراً واپس وطن پلٹ جائے اور عدت وہاں جا کر پوری کرے۔

احرام کی غلطیاں:

❖ بغیر احرام کے میقات سے گزر جانا۔ اس صورت میں دم واجب آتا ہے۔ یا پھر انسان پلٹ کر میقات پر جائے اور احرام باندھ لے۔

❖ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ سفید چادریں اوڑھنا ہی احرام ہے۔ جب کہ اصل میں احرام اعمال حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کا نام ہے۔ اور سفید چادروں کا اوڑھنا اس کے لیے تیاری و نشانی اور اس کے واجبات میں سے ہے۔

❖ بعض خواتین کا یہ گمان رکھنا کہ ان کے لیے احرام کی کوئی مخصوص چادر یا لباس ہے۔ عورت عام لباس میں ہی احرام باندھے گی۔

❖ بعض خواتین کا حیض یا نفاس کی وجہ سے میقات سے بغیر احرام کے گزر جانا۔ ایسی خواتین کو چاہیے کہ میقات سے احرام باندھ لیں [نیت کر لیں]؛ مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرنے کے لیے طہارت کا انتظار کر لیں۔

❖ بعض لوگ جب مکہ جانا چاہتے ہیں تو ان کی نیت عمرہ کی بھی ہوتی ہے؛ ساتھ کوئی اور کام بھی ہوتا ہے۔ وہ پہلے دوسرا کام کرنے کے لیے طرح طرح کے بہانے تراشتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اللہ کے خوف کو مد نظر رکھیں۔ اور اپنی نیت کی اصلاح کر کے اس کے مطابق چلیں؛ اللہ دلوں کے احوال جاننے والا ہے؛ اس پر کچھ بھی مخفی نہیں۔

❖ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو احرام باندھتے ہی اضطباع کر لیتے ہیں۔ اور کچھ حضرات طواف کے بعد بھی پورے حج یا عمرہ میں اضطباع کیے رہتے ہیں۔ جان لینا چاہیے کہ اضطباع یعنی بائیں کندھے پر چادر ڈال کر دائیں کندھے کو ننگا رکھنا یہ صرف اور صرف پہلے طواف میں ہے۔ اس کے بعد نہ ہی باقی اعمال حج میں ہے اور

نہ ہی طواف افاضہ یا طواف وداع میں۔

خواتین کا پردہ اور احرام:

❖ بعض خواتین کا چہرہ سے نقاب کو دور رکھنے کے لیے ٹوپی استعمال کرنا۔ جب کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ عورت چہرہ پر نقاب نہ لگائے۔ بلکہ بوقت ضرورت سر سے گھونگھٹ گرا کر چہرہ کا پردہ کر لے۔ ایسے ہی اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ کھلا رکھنا بھی ناجائز ہے۔
گھونگھٹ سے پردہ کرنے اور نقاب باندھنے میں فرق سمجھنے کی ضرورت ہے جس کے بعد غلطی کا ارتکاب نہیں ہوگا۔
ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محرمات احرام:

وہ امور جو احرام کی حالت میں منع ہیں تین طرح کے ہیں:
❖ وہ چیزیں جو مرد اور عورت دونوں پر حرام ہیں۔

❖ وہ چیزیں جو صرف مردوں پر حرام ہیں۔

❖ وہ چیزیں جو صرف عورتوں پر حرام ہیں۔

تفصیل:

۱: وہ چیزیں جو مرد اور عورت دونوں پر حرام ہیں۔

❖ حالت احرام میں بال کاٹنا یا نوچنا حرام ہے، فرمان الہی ہے:

﴿وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ﴾

(البقرة: ۱۹۶)

”اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی کا جانور قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے۔“

مسئلہ:..... ناخن کاٹنا، جرابیں یا دستانے پہن لینا، اور خوشبو لگانا عورتوں اور مردوں کے لیے حرام ہے۔

(متفق علیہ)

[اگر بال یا ناخن خود گرجائے، تو اس پر کوئی فدیہ نہیں]

مسئلہ:..... نکاح و منگنی کرنا یا شادی کا پیغام دینا بھی منع ہے۔ کسی دوسرے کا نکاح بھی نہیں کیا جاسکتا۔ (مسلم)

توضیح:..... اگر کسی کی شادی ہو، اور وہ محرم کو ولیمہ کی دعوت دے تو اس دعوت کے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:..... بیوی سے ہم بستری کرنا یا بوس و کنار کرنا بھی ممنوعات احرام میں سے ہے [مرد و عورت دونوں کے لیے برابر منع ہے۔] فرمان الہی ہے:

﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (البقرة: ۱۹۷)

”جو شخص ان مہینوں میں حج لازم کر لے وہ [اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے، گناہ اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچا رہے۔“

اور میل ملاپ میں جماع کے مقدمات جیسے بوس و کنار، چٹانا اور شہوت کے ساتھ پکڑنا [اور شہوت پر مبنی کلام کرنا] بھی شامل ہے۔

مسئلہ:..... جنگلی جانوروں کا شکار کرنا بھی منع ہے۔
فرمان الہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾

(المائدة: ۹۶)

”اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو۔“

اس لیے حالت احرام میں کسی شخص کے لیے جنگلی جانوروں کا شکار کرنا یعنی براہ راست انہیں قتل کرنا یا اشارہ کنایہ سے ان کے شکار میں تعاون دینا جائز نہیں ہے۔

۲: وہ چیزیں جو صرف مردوں پر حرام ہیں:

❖ مرد کا سلے ہوئے کپڑے پہن لینا؛ مثلاً: قمیص، بنیان، شلوار وغیرہ پہننا؛ موزے پہننا۔ سر پر پگڑی یا رومال باندھنا یا ٹوپی رکھنا۔ ہاں اگر جوتی نہ ہو تو چرمی موزے پہن سکتا ہے اور اگر احرام میسر نہ ہو شلوار پہن سکتا ہے۔

۳: وہ چیزیں جو صرف عورتوں پر حرام ہیں:

عورتوں کا دستانے پہننا اور نقاب (ڈھانٹا) باندھنا بھی منع ہے۔ لیکن وہ سر سے دوپٹہ یا چادر گرا کر غیر محرم لوگوں سے پردہ کریں، جیسا کہ امہات المؤمنین اور صحابیات نے کیا تھا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

خواتین کے لیے احرام کو چہرے سے دور رکھنے کے لیے پی کیپ (ٹوپی) پہننا بھی جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہے۔

مسئلہ: بلا ضرورت کنگھا کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر

کوئی واقعی ضرورت پیش آجائے تو پھر جائز ہے۔

مسئلہ:..... ایسا انسان جو کسی بیماری یا مجبوری کی وجہ سے احرام کا لباس نہ پہن سکے تو اسے چاہیے کہ جس لباس کے پہننے پر قادر ہو، وہ پہن لے اور تین کاموں میں سے ایک کر لے:

- ❖ ایک بھیڑ یا بکری ذبح کر کے فقراء مکہ میں تقسیم کر دے۔
- ❖ یا پھر تین دن روزے رکھ لے۔
- ❖ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

ممنوعات کے ارتکاب کا حکم:

فدیہ کے اعتبار سے ممنوعات احرام کی چار قسمیں ہیں:

- ❖ جس میں کوئی فدیہ نہیں، جیسے نکاح کرنا یا کرانا۔
- ❖ جس میں اونٹ یا گائے کا فدیہ دینا ہے، جیسے حج میں تحلل اول سے پہلے جماع کر لینا۔

❖ جس کا فدیہ اس کے مثل یا اس کے قائم مقام ہے، جیسے شکار کا قتل کرنا۔

❖ جس کا فدیہ روزہ، صدقہ یا قربانی کرنا ہے جیسے سر منڈانا۔

❖ اگر کسی نے ممنوعہ کام بھول کر یا کسی کے دباؤ میں آ کر کیا تو اس پر نہ کوئی گناہ ہوگا اور نہ ہی فدیہ۔

❖ اگر کسی نے بامر مجبوری کوئی ممنوعہ کام کر لیا (جیسے سر میں تکلیف کی وجہ سے سر منڈوا دیا) ایسا کرنے والے والے پر فدیہ ہوگا گناہ نہیں۔

❖ اگر کسی نے ممنوعہ کام جان بوجھ کر [عمداً؛ بغیر مجبوری کے] کیا تو اس پر گناہ بھی ہوگا اور فدیہ بھی۔ (رہنمائے حج و عمرہ)

توضیح: جو شخص حج یا عمرہ کے واجبات میں

سے کسی ایک واجب کو ترک کر دے تو اس پر بھی فدیہ ”دَم“ ہوگا۔

فدیہ کی مقدار و کیفیت:

فدیہ صرف وہی جانور ہو سکتا ہے جو کہ قربانی کے قابل ہو۔ مثال کے طور پر بھیڑ بکری یا دنبہ۔ ایک فدیہ میں اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شراکت بھی ہو سکتی ہے۔ فدیہ کا گوشت خود نہیں کھایا جائے گا، وہ صرف فقراء مکہ کا حق ہے۔ جبکہ قربانی کا گوشت خود بھی کھانا اور دوسروں کو بھی کھلانا سنت ہے۔

❖ سرمنڈوانے کا فدیہ تین روزے رکھنا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا ایک دم دینا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (البقرة: ۱۹۶)

”اس لیے تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے، خواہ روزہ رکھ لے، خواہ صدقہ دے، خواہ قربانی کرے۔“

مسئلہ:..... ناخن کٹوانے، خوشبو لگانے، دستانے یا موزے پہننے، اور مرد کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننے؛ اور شہوت سے عورت کے جسم سے جسم لگانے کی صورت میں تین باتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہوتا ہے:

- ❖ تین دن کے روزے رکھ لو۔
- ❖ چھ مسکینوں کا کھانا یعنی تین صاع (ساڑھے چھ کلو گرام) غلہ بانٹ دو۔
- ❖ یا پھر ایک بکرا ذبح کر کے فقراء مکہ میں تقسیم کر دو۔ (مسلم)

ہم بستری کا فدیہ:

اگر کسی انسان نے حج کے احرام میں تحلل اول (یعنی

دس ذوالحجہ کو رمی سے پہلے (اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی تو: ﴿۱﴾ ایسے انسان کا یہ حج فاسد ہو جائے گا، مگر حج کے باقی ارکان مکمل کریگا۔

﴿۲﴾ اور آئندہ سال بلاتا خیر حج کرے گا۔

﴿۳﴾ اس جرم کی پاداش میں ایک گائے یا اونٹ ذبح کر کے فقراء مکہ میں تقسیم کرے گا۔ اور اگر ایسی حرکت عمرہ کے احرام میں ہوئی ہے۔ تو اس کا فدیہ ادا کرے اور دوبارہ عمرہ کر لے۔ اور اگر یہ جماع تحلل اول کے بعد کیا ہے تو اس پر ایک دم واجب ہوگا۔

توضیح:..... اگر میاں اور بیوی دونوں اس جماع اور ہم بستری پر راضی تھے تو دونوں پر دم ہوگا اور اگر میاں نے زبردستی کی ہے، بیوی اس پر راضی نہیں تھی۔ تو صرف میاں پر دم ہوگا۔

مسئلہ: اور یوں وکنار سے حج باطل تو نہیں ہوتا مگر اس پردہم (ایک بکری ذبح کر کے باٹنا) ہے۔
(المغنی ۳/۳۱۰)

حج سے روکے جانے کا فدیہ:

یہ مسئلہ ہمارے اس زمانے میں ایک بار پھر کثرت سے پیش آنے لگا ہے۔ لوگ بغیر اجازت نامہ حج کے لیے چل پڑتے ہیں۔ راستے میں جگہ جگہ جوازات اور پولیس والے انہیں روک کر گاڑیوں سے اتار لیتے ہیں اور واپس کر دیتے ہیں۔ یا پھر نو ذوالحجہ کی شام تک کے لیے بند کر دیتے ہیں۔ اگر ایسی صورت حال ہو تو حاجی کو سفر پر نکلنے سے پہلے یہ شرط لگانی چاہیے کہ جہاں پر بھی مجھے روکا گیا میں وہیں پر حلال ہو جاؤں گا۔ اس صورت میں اگر اسے احرام کھولنا پڑا تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہوگا۔ اگر یہ شرط نہ لگائی ہو اور احرام کھولنا

پڑے تو حاجی صاحب کو چاہیے کہ:

① اگر قربانی کا جانور اس کے ساتھ ہے تو وہیں پر اسے ذبح کر کے فقراء میں تقسیم کر دے؛ خواہ وہ جگہ حدود حرم سے باہر ہو، اور ابھی قربانی کا وقت نہ ہوا ہو۔

① سر کے بال منڈوا دے یا چھوٹے کروا کر احرام کی پابندی سے آزاد ہو جائے۔ (حدیبیہ کے موقع پر ایسے ہی کیا گیا تھا)۔

① اگر قربانی کی طاقت نہ ہو تو دس روزے رکھ لے؛ اور بال منڈوا دے۔

مباحاتِ احرام:

(وہ امور جو احرام کی حالت میں جائز ہیں):

❖ غسل کرنا خواہ جنابت کا ہو یا محض ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے۔ غسل میں سر کو دونوں ہاتھوں سے مل کر دھو

سکتے ہیں۔ دورانِ غسل اگر سر یا بدن کا کوئی بال خود بخود ٹوٹ کر گر جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱۱۶/۲۶)

مسئلہ:..... نہانے کے لیے صابن بھی استعمال کر سکتے ہیں، البتہ احناف کے نزدیک اُس صابن کا خوشبودار نہ ہونا ضروری ہے۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱/۶۵۰)

مسئلہ:..... چھتری، کپڑے، خیمے، درخت یا گاڑی کی چھت وغیرہ کے نیچے سائے میں بیٹھنا جائز ہے۔

(فقہ السنہ: ۱/۶۶۷-۶۶۹)

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”ہم نے حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو جمرہ عقبہ کو کنکری مارنے کے بعد واپس ہوتے ہوئے آپ کو دیکھا کہ آپ سواری پر تھے، آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ تھے،

ایک آپ کی سواری کو ہانک رہے تھے، اور دوسرے آپ ﷺ کے سر پر اپنا کپڑا اٹھائے دھوپ سے سایہ کر رہے تھے۔“
(مسلم)

مسئلہ: بوقتِ ضرورت آنکھوں میں سُرمہ یا کوئی دوا لگانا بھی جائز ہے۔ محض زینت کے لیے سُرمہ لگانا مناسب تو نہیں لیکن اس پر کوئی فدیہ بھی نہیں۔

مسئلہ: سمندری جانور کا شکار کرنا اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

مسئلہ: بلا قصد و ارادہ عورت کے چھونے میں؛ یا ضرورت کے تحت اسکی مدد کو پکڑنے یا ہاتھ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: موذی جانوروں، سیاہ و سفید کتے، چیل، بچھو، چوہے اور کاٹنے والے پاگل کتے کو (احرام کی حالت

اور حرم میں بھی) مارنا جائز ہے۔ (متفق علیہ)
 مکھی، مجھر، کھنڈل، چیچڑی، چیونٹی اور جوئیں نکال کر پھینک
 سکتا ہے اور مار دے تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ مارنے سے
 پھینکنا اچھا ہے۔ (فقہ السنہ ۱/۶۷۰)

مسئلہ:.....: ضرورت کے تحت مرد منہ ڈھانپ سکتے
 ہیں اور بوقت ضرورت منہ پر ماسک بھی لگایا جاسکتا ہے۔

(فقہ السنہ: ۱/۶۶۶)

مسئلہ:.....: بوقت ضرورت اگر مرد سہولت کے لیے
 سامان سر پر اٹھالے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے سر کا
 ڈھانکنا لازم نہیں آئے گا۔

مسئلہ:.....: چھنے اور سینگی لگوانا یا فصد کروانا جائز ہے۔
 سر یا جسم کے کسی حصے کو احتیاط کے ساتھ خراش سکتا ہے۔
 (بخاری)

مسئلہ: بیلٹ، گھڑی، عینک لگانا، پرس باندھنا، آئینہ دیکھنا، چادر کو گرہ لگانا، عورت کا زیور پہننا اور مرد کا چاندی کی انگوٹھی پہن لینا جائز ہے۔

(بخاری، فقہ السنہ: ۶۶۸/۱)

مسئلہ: پھول یا کسی بوٹی کی خوشبو سونگھنا، دانت داڑھ نکلوانا، مرہم پٹی کروانا، ٹوٹے ہوئے ناخن کو اتار کر پھینکنا قابل مواخذہ نہیں ہے۔ (فقہ السنہ ۶۶۷/۱)

حج کی شروط

حج کی پانچ شرطیں عام ہیں:

- ۱۔ اسلام: کافر و مشرک اور منافق کا کوئی حج نہیں ہوتا۔
- ۲۔ عقل: پاگل و مجنون پر حج نہیں۔
- ۳۔ بلوغ: فرض حج کی ادائیگی کے لیے بالغ ہونا شرط ہے۔ اگر نابالغ نے حج کر لیا تو بالغ ہونے کے بعد

صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج فرض ہوگا۔

❖ آزادی:..... غلام کا حج تو ہو جائے گا، اسے اس کا ثواب ملے گا، مگر یہ حج نفل شمار ہوگا، آزاد ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنا ہوگا۔

❖ استطاعت:..... غریب و مسکین پر حج فرض نہیں۔ اگر کسی نے کسی مسکین کو حج کے لیے بھیج دیا تو اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا۔

ان کے علاوہ کچھ خاص شرائط بھی ہیں، جن میں سے:
❖ راستہ کا پر امن ہونا:..... اس کا شمار بھی استطاعت میں ہوتا ہے۔ اگر راستے پر خطر ہوں، اور جان کا خطرہ ہو تو حج فرض نہیں ہوگا۔

دو شرطیں خواتین کے ساتھ خاص ہیں:

﴿محرم کا ہونا:..... اگر غیر محرم کے ساتھ جا کر حج کر لیا، حج تو ہو جائے گا، مگر غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے کا گناہ سر پر ہوگا۔﴾

﴿عدت سے استبراء:..... عورت طلاق یا بیوگی کی عدت میں نہ ہو۔﴾

حج کے ارکان:

حج کے چار ارکان ہیں:

﴿۱﴾ اعمال حج میں داخل ہونے کی نیت کرنا یہی احرام ہے۔

﴿۲﴾ وقوف عرفات۔

﴿۳﴾ طواف افاضہ۔

﴿۴﴾ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ [حنفیہ کے نزدیک واجب

ہے]

حج کے واجبات:

- حج کے سات واجبات ہیں:
- ۱۔ میقات سے احرام باندھنا۔
 - ۲۔ غروب آفتاب تک وقوف عرفات کرنا۔
 - ۳۔ مزدلفہ میں رات گزارنا۔ [صبح کے وقت پہنچ جانا بھی کفایت ہے۔]
 - ۴۔ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔ (حنیفہ کے نزدیک سنت ہے۔)
 - ۵۔ جمرات کو نکر یاں مارنا۔
 - ۶۔ سر کے بال منڈوانا یا چھوٹے کرانا۔ [صرف ٹک لگانا بدعت ہے]
 - ۷۔ طواف وداع۔ (حیض اور نفاس والیوں کو رخصت ہے)

عمرہ کے ارکان و واجبات:

عمرہ کے ارکان تین ہیں:

❖ اعمال عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا، یہی احرام ہے۔

❖ بیت اللہ کا طواف کرنا۔

❖ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

عمرہ کے دو واجبات ہیں:

❖ میقات سے احرام باندھنا۔

❖ سر کے بال منڈوانا یا چھوٹے کرانا۔ (رہنمائے حج و

عمرہ)

تنبیہ:..... حج کا رکن ترک کر دینے سے حج نہیں ہوگا

اور جس شخص نے واجب چھوڑ دیا؛ اس پر لازم ہے کہ وہ مکہ

مکرمہ کے اندر ایک بکری یا دنبہ وغیرہ ذبح کر کے فقراء مکہ

میں تقسیم کرے۔ اس سے خود کچھ بھی نہ کھائے۔ اور اگر سنت

رہ جائے تو اس قدر ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔ اس سے دم یا کفارہ لازم نہیں آتا۔

حج اور عمرہ کا مسنون طریقہ:

ویسے تو اس پوری کتاب میں آپ کو جو بھی رہنمائی ملے گی، وہ سنت کے مطابق ارکان حج و عمرہ ادا کرنے کے لیے ہوگی۔ تاہم اس موقع پر چند ایک اعمال کو نمبر وار اور ترتیب کے ساتھ دیا جا رہا ہے تاکہ حاجی بھائی کے سمجھنے میں آسانی رہے، اور وہ بصیرت کے ساتھ کتاب و سنت کی روشنی میں اعمال حج و عمرہ ادا کر سکے۔

طواف کا سنت طریقہ:

❖ طواف قدوم۔ [حج قرآن اور افراد کرنے والے کے لیے]

- ۲ ﴿تکبیر کہتے ہوئے حجر اسود کا بوسہ لینا یا استلام کرنا۔
- ۳ ﴿رکن یمانی کا استلام کرنا۔
- ۴ ﴿طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا اور باقی چار میں عام اعتدال کی چال چلنا۔ (یہ عمرہ اور حج کے پہلے طواف میں ہے)۔
- ۵ ﴿اضطباع کرنا۔ یہ صرف پہلے طواف (قدم) میں ہے۔
- ۶ ﴿دوران طواف دعا اور ذکر میں مشغول رہنا۔
- ۷ ﴿اگر مشقت نہ ہو تو بیت اللہ کے قریب تر رہنا۔
- ۸ ﴿طواف کی دو رکعت نماز پڑھنا۔
- ۹ ﴿پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص کا پڑھنا۔
- ۱۰ ﴿دو رکعت نماز کے بعد زمزم پینا اور چلو بھر کر سر پر ڈالنا۔
- ۱۱ ﴿ایک بار پھر واپس حجر اسود کا استلام کرنا۔

سعی کا سنت طریقت:

① طواف اور سعی ترتیب کے ساتھ کرنا، ان کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں ہونا چاہیے۔

② مردوں کے لیے صفا اور مروہ کے اوپر تک چڑھ جانا۔

③ صفا پر چڑھتے ہوئے یہ آیت پڑھنا:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾

(البقرہ: ۱۵۸)

”بے شک صفا و مروہ اللہ کے شعائر و نشانیوں میں سے ہیں۔“
اور ساتھ ہی یہ کہیں:

((أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ)) (مسلم)

”میں بھی وہیں سے سعی شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے
(تذکرہ) شروع فرمایا ہے۔“

④ صفا پر بیت اللہ کی طرف رخ کر لے، یہاں تک کہ بیت

- اللہ نظر آجائے، اور پھر ہاتھ اٹھا کر خوب لمبی دعا کرے۔
- ۵ سنت یہ ہے کہ سعی بھی طہارت اور پاکیزگی میں ہو۔
- ۶ دوران سعی ذکر و اذکار اور تلاوت واستغفار میں مشغول رہے، فالتو باتوں اور کاموں سے اجتناب کرے۔
- ۷ مروہ پر بھی ویسے ہی کرے جیسے صفا پر کیا تھا۔
- ۸ مردوں کو چاہیے کہ دوہری بتیوں کے درمیان خوب دوڑ کر گزریں، عورتیں نارمل چال چلتی رہیں۔

عمرہ کا بیان

جب آپ مکہ مکرمہ پہنچیں تو یہاں کی تعظیم کا اور اپنے آنے کے مقصد کا خوب خیال رکھیں۔ اور کوشش کریں کہ آپ کا ہر ایک عمل سنت کے مطابق ادا ہو۔

جب بیت اللہ [مسجد الحرام] تک پہنچیں تو:

❖ ممکن ہو تو باب السلام سے ہوتے ہوئے (ورنہ کسی بھی دروازہ سے) مسجد حرام میں داخل ہوں۔ مسجد میں داخلے کے وقت دائیاں قدم پہلے اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) (مسلم)

”اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود و رحمتیں نازل فرما۔ اے اللہ! میرے لیے رحمتوں کے دروازے کھول دے۔“

رسول اللہ ﷺ ان الفاظ میں دعا فرمایا کرتے تھے:

((أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَبِسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))

((اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))

”عظمت والے اللہ اور اس کے وجہ (رخ) کریم اور اس کی

ازلی بادشاہی کے ساتھ شیطانِ مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔“
 ”یا اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“
مسئلہ: مسجد حرام کا تحیۃ المسجد طواف ہے۔، لہذا یہاں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں نہ پڑھیں بلکہ طواف شروع کر دیں۔ ہاں اگر کوئی فرض نماز رہتی ہے تو وہ پہلے پڑھ لیں۔

مسئلہ: جب مطاف میں طواف کرنے کے لیے اتریں تو سنت یہ ہے کہ اپنے احرام کو بائیں کندھے پر اس طرح ڈالیں کہ اس کا دوسرا کنارہ دائیں کندھے کے نیچے سے گزارتے ہوئے واپس بائیں کندھے پر ڈال دیں۔ اسے اضطباع کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ اضطباع صرف اور صرف طواف کی حالت میں کیا جاتا ہے۔ طواف سے پہلے یا بعد میں اضطباع کرنا خلاف سنت ہے۔

مسئلہ:.....سب سے پہلے حجر اسود کے سامنے آئیں اور بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یا صرف اللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے اسے بوسہ دیں اور طواف شروع کر دیں۔ اور اگر بوسہ نہ دے سکیں تو ہاتھ یا چھڑی لگا کر اسے بوسہ دے لیں۔

(بخاری و مسلم)

اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے ہی تکبیر کہتے ہوئے اشارہ (استلام) کریں اور طواف شروع کر دیں۔ صرف اشارے کی شکل میں ہاتھ کو بوسہ دینا ثابت نہیں ہے۔ یہ عمل طواف ہر چکر میں ہر مرتبہ دہرائیں۔ (متفق علیہ)

توضیح:.....اگر حجرہ اسود پر ہجوم ہو تو بوسہ دینے کے لیے دھکم پیل اور زور آزمائی جائز نہیں۔ بوسہ دینے کے لیے کمزوروں کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔ بوسہ دینا سنت ہے مسلمان کا اکرام واجب اور اسے اذیت دینا حرام ہے۔ لہذا

ایک مستحب عمل کی خاطر حرام کا ارتکاب نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ”اے عمر! تم ایک طاقتور انسان ہو، حجر اسود پر رش نہ کرنا جس سے تم کمزور و تکلیف دو۔ اگر تمہیں موقع ملے تو حجر اسود کو چھو لینا، ورنہ دور سے اشارہ کر کے اللہ اکبر، اور لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے آگے بڑھ جانا۔“

[رواہ احمد، صحیحہ الالبانی]

مسئلہ: صرف پہلے طواف کے پہلے تین چکروں میں رُل کرنا یعنی پھدک پھدک کر اور اپنے شانوں کو حرکت دے کر چلنا سنت ہے۔ مگر عموماً اس میں لا پرواہی کی جاتی ہے۔ باقی چاروں چکر عام میا نہ روی کی چال چلتے رہیں۔

مسئلہ: عورتوں کے لیے رُل نہیں؛ صرف مردوں کے لیے ہے۔

مسئلہ: طواف نماز کی طرح ہے۔ اس کے لیے طہارت و وضوء شرط ہے۔ حیض و نفاس کی حالت میں طواف نہ کیا جائے۔

توضیح: اگر کسی انسان کو دوران طواف وضوء کی حاجت پیش آگئی۔ تو اس کو چاہیے کہ دوبارہ وہیں سے شروع کرے جہاں پر اس نے چھوڑا تھا۔ مثلاً تین چکر کے بعد اس انسان کا وضو فاسد ہو گیا۔ اب وضوء کے بعد وہیں تین سے آگے شروع کرے گا۔ اگر پورے سات چکر دوبارہ لگا لیے تو بھی کوئی حرج والی بات نہیں۔

آج کل حجر اسود اور رکن یمانی کو خوشبو لگائی جاتی ہے۔ لہذا حالت احرام میں کسی بھی خوشبو والی چیز کو چھونے سے گریز کریں۔ عام حالت میں انہیں چھونیں اور حجرہ اسود کو بوسہ بھی دیں، اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

مسئلہ: حجر اسود اور باب کعبہ کی درمیانی دیوار ”ملتزم“ کے ساتھ چٹنا، اس پر چہرہ، سینہ، ہاتھ اور بازو لگانا اور دعائیں کرنا بھی مسنون عمل ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں، البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دخول مکہ کے وقت یعنی طواف کے ساتھ ہی کسی وقت ملتزم کے ساتھ بھی لپک کر دعا کر لیتے تھے۔

(مناسک الحج والعمرة ص ۲۳)

مسئلہ: طواف، حطیم (حجر اسماعیل علیہ السلام) کا نیم دائرہ کے باہر سے گزر کر کرنا چاہئے تاکہ پورے بیت اللہ کا طواف ہو جیسا کہ حکم ہے۔

مسئلہ: حجر اسود، رکن یمانی اور ملتزم کے سوا پورے بیت اللہ کے کسی بھی حصہ کو بوسہ دینا یا چھونا یا اشارہ کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

(مناسک الحج والعمرة ص ۲۲)

مسئلہ: دوران طواف بلا ضرورت اور لا یعنی گفتگو نہ کریں، کیونکہ طواف بھی نماز ہی ہے، البتہ اس میں جائز گفتگو حلال ہے۔ (ترمذی)

مسئلہ: طواف کے کسی بھی چکر کے لیے کوئی خاص دعا نہیں، سوائے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان والی دعا کے۔ تاہم پھر بھی لوگوں کی آسانی کے لیے اس کتاب کے آخر میں کچھ مسنون دعائیں دی جاری ہیں جن سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ: رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصہ میں یہ دعا کریں:

﴿رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرہ: ۲۰۲)

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرما

اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔“

باقی سارے چکر اور ساتوں ہی چکروں میں قرآن کریم اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ کوئی بھی دعا کریں، چاہے اپنی اپنی زبان میں دعائیں مانگیں، کوئی حرج نہیں۔ سات چکروں کے لیے الگ الگ جو سات دعائیں تجویز کی گئی ہیں، انکے ”چکر“ میں نہیں آنا چاہیے۔

مسئلہ:..... اگر انسان بھول جائے کہ اس نے کتنے چکر لگائے ہیں تو کم عدد کو بنیاد بنا کر باقی چکر پورے کر لے۔ مثلاً ایک آدمی کو یاد نہیں کہ اس نے تین چکر لگائے ہیں یا چار؟ تو اسے چاہیے کہ تین کو بنیاد بنا کر چوتھا چکر لگائے اور باقی طواف مکمل کر لے۔

مسئلہ:..... طواف کے سات چکروں سے فارغ ہو کر

مقام ابراہیم علیہ السلام پر آجائیں اور یہ پڑھیں:

﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ: ۱۲۵)

”اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ۔“

مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھ کر دو رکعت نماز پڑھیں۔

اگر رش اور بھیڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو پھر سارے حرم میں کہیں بھی یہ دو رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ اگر بھول جائیں تو حرم یا خارج از حرم کہیں بھی انکی قضاء بھی ممکن ہے۔ سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا مسنون ہے۔ اس کے بعد دعا کی جائے۔ اگر رش زیادہ ہو تو دعا مختصر کریں۔

مسئلہ: ممنوعہ اوقات میں نماز: (نماز فجر سے طلوع

آفتاب تک؛ زوال کا وقت، اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک کے اوقات) بیت اللہ کا طواف کرنا، طواف کی دو رکعت پڑھنا جائز ہے۔ (ابوداؤد)

مسئلہ:..... اکثر لوگ نمازیوں کے سامنے سے گزرنے میں احتیاط نہیں برتتے۔ جہاں تک ممکن ہو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مسئلہ:..... زمزم پی کر پھر حجر اسود کا استلام (بوسہ دیں، چھوئیں یا اشارہ) کریں تاکہ طواف کا اول و آخر **نبی ﷺ** کی طرح استلام پر ہی ہو۔ اور پھر باب صفا سے صفا پر چلے جائیں۔ (صحیح مسلم)

مسئلہ:..... اگر طواف یاسعی کے دوران فرض نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے فرض نماز باجماعت ادا کی جائے۔ اور اس کے بعد طواف یاسعی کو وہیں سے شروع کیا جائے جہاں

پر چھوڑا تھا۔

مسئلہ: وہ انسان جو کسی دوسرے کو وہیل چیئر پر یا کندھے پر اٹھا کر طواف یا سعی کرا رہا ہو؛ ان دونوں کا طواف یا سعی مکمل ہو گئے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

طواف کی غلطیاں:

❖ بعض حضرات حجر اسود سے پہلے ہی طواف شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ واجب یہ ہے کہ حجر اسود کو بائیں کندھے کے مقابل کر کے طواف کی ابتداء کریں، اور پھر اسی جگہ پر چکر ختم کریں۔

❖ بعض لوگ طواف کے ہر چکر کے لیے کوئی نہ کوئی خاص دعا پڑھتے ہیں۔ ایسا کہیں بھی ثابت نہیں ہے۔ بس رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا ثابت ہے جس کا ذکر گزر چکا۔

❖ ایسے ہی بعض حضرات اونچی اونچی آواز میں اور اجتماعی طور پر دعائیں کرتے جاتے ہیں۔ اس کی بھی شریعت میں کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ اتنا اونچا پکارنے میں دوسرے حجاج کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی اپنی دعا کرتا رہے۔ اگر عربی زبان میں دعائیں یاد نہیں تو اپنی زبان میں ہی دعا کر لے۔

❖ ایک غلطی یہ بھی ہے جس کا ارتکاب بعض طواف کرنے والے کرتے ہیں کہ لکھی ہوئی دعاؤں کو اپنے ہاتھ میں لے کر پڑھتے ہیں اور ان کے معانی کو نہیں جانتے، بسا اوقات اس میں طباعت کی غلطی کی وجہ سے معنی بدل جاتا ہے اور طواف کرنے والا اپنے لیے ہی بددعا کر بیٹھتا ہے اور اس کو اس کا شعور نہیں ہوتا، یہ تعجب خیز چیز بہت سننے میں آتی ہے۔

اگر طواف کرنے والا اپنے رب سے انہی چیزوں کے بارے میں دعا کرتا جس کا وہ ارادہ کیے ہوئے ہو اور اس کو جانتا ہو تو یہ اس کے لیے نفع بخش اور بہتر ہوتا اور اپنی مراد کو بھی پہنچ جاتا اور اس میں اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع بھی ہوتی۔

❖ طواف کرتے ہوئے حجر اسماعیل (حطیم) کے اندر سے گزرنا غلط ہے۔

❖ پورے طواف میں رمل کرنا بھی غلطی ہے۔ رمل صرف پہلے تین چکروں میں ہے۔ اس کے بعد عام چال چلنا ہے۔

❖ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے دھکم پیل کرنا اور بھیڑ لگانا۔ یہ بھی ناجائز ہے۔ مسلمان کا اکرام واجب ہے اور بوسہ دینا سنت۔

❖ بعض طواف کرنے والے کعبہ کی ساری دیواروں کو چھوتے اور بوسہ دیتے ہیں۔ جب کہ صرف دو جگہوں کو

چھو جا سکتا ہے: حجر اسود اور رکن یمانی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ”انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا، تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تمام کونوں کو چھونے لگے، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ ان دونوں کونوں کو کیوں چھوتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہیں چھوا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس گھر کا کوئی حصہ نہیں چھوڑنا چاہیے، اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(الاحزاب: ۲۱)

”تمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے۔“
(یعنی آپ کا ایسا کرنا خلاف سنت ہے، جس میں کوئی کامیابی

یا اجر کا کام نہیں۔

❖ بعض لوگوں کا یہ اعتقاد رکھنا کہ حجر اسود بذات خود نفع بخش ہے، اسی لیے بہت سارے لوگوں کو آپ ایسا پائیں گے کہ جب وہ حجر اسود کو چھوتے ہیں تو اپنے ہاتھوں کو باقی جسم پر پھیرتے اور مسح کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو ان کے بچے ہوتے ہیں ان کے جسم پر بھی پھیرتے ہیں حالانکہ یہ سب جہالت اور گمراہی ہے، نفع و نقصان صرف اللہ وحدہ لا شریک کی جانب سے ہے۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ: ”بے شک میں جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے، اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔“

❖ بعض حضرات مقام ابراہیم علیہ السلام پر ہی دو نفل پڑھنا

واجب سمجھتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ اگر وہاں پر جگہ نہ ملے تو پوری مسجد میں جہاں بھی جگہ مل جائے دو رکعت پڑھ لیں؛ اس میں کوئی حرج نہیں۔

❖ ایسے ہی مقام ابراہیم ؑ کو چومنا اور بوسہ دینا بھی جائز نہیں۔ برکت دینا صرف اللہ کا کام ہے۔ اور اس کی شریعت پر عمل کرنے سے برکت آتی ہے؛ بدعات ایجاد کرنے سے نہیں۔

سعی کے احکام:

مسئلہ: سعی کا آغاز کرنے کے لیے صفا پہاڑی کے اوپر تک چلے جانا مسنون و افضل ہے۔ صفا پر چڑھتے ہوئے یہ آیت پڑھیں:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ (البقرہ: ۱۵۸)
 ”پیشک صفا و مروہ اللہ کے شعائر و نشانیوں میں سے ہیں۔“

اور ساتھ ہی یہ کہیں:

((أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ)) (مسلم)

”میں بھی وہیں سے سعی شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے
(تذکرہ) شروع فرمایا ہے۔“

صفا پر قبلہ رو کھڑے ہو کر تین مرتبہ **اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ
أكبر، اللَّهُ أكبر** کہیں اور پھر تین مرتبہ ہی یہ ذکر الہی
دہرائیں:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ
عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))

”اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔
بادشاہی اسی کے لیے ہے۔ اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے تمام سرکش جماعتوں کو شکست دی۔“ (تین بار یہ دعا پڑھیں) (صحیح مسلم)

مسئلہ:..... اب یہاں قبلہ رخ ہو کر اپنے لیے خوب دعائیں کریں۔ دعا کے بعد صفا سے نیچے اتر کر مروہ کی جانب اتریں۔ جب سبز ستونوں کے پاس پہنچیں تو پہلے ستون سے دوسرے ستون تک تیز دوڑ کر چلیں، جب اگلا سبز ستون [لائٹ] آجائے تو پھر آہستہ آہستہ چلنے لگیں اور مروہ تک پہنچ جائیں۔ (صحیح مسلم)

[اب اس کے برابر اوپر ہری روشنائیاں لگائی گئی ہیں]

توضیح:..... یہ تیز دوڑنا صرف مردوں کے حق میں سنت ہے، جب کہ خواتین اپنی طبعی چال چلتی رہیں گی۔ (اگر

کوئی بوڑھا یا کمزور نہ دوڑ سکے تو کوئی حرج نہیں)۔

مسئلہ:..... صفا و مروہ کی سعی کے دوران کوئی بھی دعاء، توبہ و استغفار ذکر و اذکار، درود و سلام پڑھ سکتے ہیں۔ کوئی خاص متعین چیز دعا اس بارے میں نہیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ دعا بھی منقول ہے:

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ))

”اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، تو غالب اور صاحبِ کرم ہے۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ)

صفا کی طرح ہی مروہ کے بھی اوپر چڑھ جائیں اور وہاں بھی صفا والا ذکر اور دعائیں کریں۔ صفا سے مروہ تک ایک اور مروہ سے صفا تک دو اور اسی طرح سات چکر مروہ پر مکمل ہوں گے۔

مسئلہ:..... حیض و نفاس والی عورت کا سعی کرنا جائز

ہے۔ مگر احتیاط رہے کہ عورت اس حالت میں مسجد میں داخل نہ ہو۔ صفا و مروہ کی سعی کے لیے طہارت و وضوء شرط نہیں ہے۔ طہارت کا ہونا افضل ہے۔

مسئلہ:..... طواف کی طرح ہی سعی بھی پیدل ہی افضل ہے، مگر بوقتِ ضرورت سواری (وہیل چیئر) کا استعمال بھی جائز ہے۔

سعی کی غلطیاں:

❖ یہ خیال کرنا کہ سعی اس وقت تک مکمل نہ ہوگی جب تک پہاڑی کے اوپر تک نہ چڑھ لیں۔

❖ یہ خیال کرنا کہ سعی کا چکر صفا سے شروع ہو کر واپس صفا پر ہی ختم ہوگا (جیسا کہ طواف میں حجر اسود سے واپس حجر اسود تک ایک چکر ہوتا ہے) جب کہ صفا سے شروع ہونے والا چکر مروہ پر ختم ہو جاتا ہے۔

- ❖ دوسرے لائٹوں کے درمیان عورتوں کا دوڑنا۔ جب کہ ان کے لیے سنت عام چال چلتا ہے۔
- ❖ صفا اور مروہ پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے ہاتھوں سے اشارہ کرنا۔ اس کی کوئی دلیل نہیں۔ جب کہ سنت یہ ہے کہ قبلہ رو ہو کر تکبیر و تحمید کہے، اور اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے۔ مسنون دعا کا بیان اس سے پہلے گزر چکا ہے۔
- ❖ بعض لوگوں کا سعی کے بعد بھی دو رکعت نماز پڑھنا اسکی کوئی اصل نہیں۔

بال کٹوانا یا منڈوانا:

جب مروہ پر پہنچ کر سعی مکمل کر لی گئی تو اب سر کے بال منڈوالیں یا سارے سر کے بال کٹائی کروالیں۔ منڈوانا افضل ہے۔ سر کے بال منڈوانے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ

نے تین بار رحمت کی دعا فرمائی ہے جب کہ بال کٹوانے والوں کے لیے صرف ایک بار۔ اور سنت یہی دو طریقے ہیں جن پر اجر مل سکتا ہے۔ مردوں کے لیے صرف چند جگہوں سے قینچی سے بال کاٹ لینا جائز نہیں ہے۔ البتہ عورتیں چوٹی کے بال پکڑ کر انگلی کے پور کے برابر کاٹ لیں۔ اس کے ساتھ ہی احرام کھول دیں، آپ کا عمرہ مکمل ہوا۔

مسئلہ:..... اگر قینچی سے چند جگہوں سے بال کاٹ لیے تو بعض علماء کے نزدیک یہ انسان احرام سے باہر تو ہو جائے گا، مگر اسے سنت کے مطابق عمرہ کرنے کا ثواب نہیں ہوگا۔

مسئلہ:..... سر کے بال منڈواتے یا کٹواتے وقت سنت یہ ہے کہ پہلے دائیں جانب آگے بڑھایا جائے، اور پھر بائیں جانب۔

بال کٹوانے یا منڈوانے کی غلطیاں:

❖ آج کل بالکل اس بات کا دھیان نہیں رکھا جاتا کہ بال کاٹنا یا منڈوانا دائیں جانب سے شروع کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ سنت عمل ہے اور ایسے ہی کرنا چاہیے جیسے مسنون ہے تاکہ اس پر اجر و ثواب مل سکے۔

❖ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ محرم اپنے سر کے یا کسی دوسرے کے سر کے بال نہیں کاٹ سکتا۔ جب کہ محرم حالت احرام سے باہر آنے کے لیے دوسروں کے اور خود اپنے بال بھی کاٹ سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ میاں بیوی کے بال کاٹ سکتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی انسان نے سعی کے بعد بھول کر احرام کھول دیا، تو اسے چاہیے کہ دوبارہ احرام باندھ کر بال کٹوا دے۔ اور اگر حدود حرم سے باہر چلا گیا ہے تو واپس

آجائے؛ کیونکہ حج و عمرہ کے اعمال حرم میں ادا ہوتے ہیں۔
مسئلہ: اگر واپس آنا ناممکن ہو تو اس پر ”دم“ ہوگا؛
 وہ بھی کسی کے ذریعہ سے حرم میں ہی دینا ہوگا۔

مسئلہ: معتربال حلق یا قصر کروانے سے پہلے حلال
 نہ ہوگا۔ اگرچہ اس نے چادریں اتار کر عام لباس بھی پہن لیا ہو۔

عمرہ کے اعمال کا خلاصہ:

- ❖ جس طرح جنابت سے پاکی حاصل کرنے کے لیے غسل کیا جاتا ہے اسی طرح غسل کرنا اور خوشبو لگانا۔
- ❖ احرام کے کپڑے تہبند اور چادر پہننا (صرف مردوں کے لیے) خواتین جو بھی کپڑے چاہیں پہن سکتی ہیں۔
- ❖ طواف شروع کرنے تک لگاتار تلبیہ پکارنا۔
- ❖ خانہ کعبہ کا سات چکر طواف کرنا، جو حجر اسود سے شروع ہوگا اور وہیں پر ختم ہوگا۔

- ۵۔ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا۔
- ۶۔ صفا اور مروہ کی سات چکر لگا کر سعی کرنا، سعی صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوگی۔
- ۷۔ مردوں کے لیے بال مونڈوانا یا کتر وانا اور عورتوں کے لیے صرف کتر وانا۔

[ماخوذ از عمرہ کے احکام و آداب از ابن شمیمؒ، ص ۷۰]

مسئلہ: دوران طواف یا سعی اگر فرض نماز یا نماز جنازہ آجائے تو نماز پڑھ کر وہیں سے دوبارہ شروع کریں جہاں پر آپ رک گئے تھے۔ نئے سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: صفا اور مروہ مسجد میں داخل نہیں۔ اگر سعی کے وقت صفیں وہاں تک نہ پہنچی ہوں تو نماز پڑھنے کے لیے مسجد کے اندر آ کر صفوں میں شامل ہو جائیں۔

مسئلہ: فرض نماز کی باجماعت ادائیگی کے لیے صفوں کا ملا ہوا ہونا ضروری ہے۔ ایک صف سے دوسری تک زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔ دیکھا گیا ہے کہ درمیان میں تین چار پانچ صفیں خالی ہوتی ہیں اور لوگ پیچھے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں ایسا کرنا ناجائز ہے۔

مسائل واحکام اور طریقہ حج

حج کی تین قسمیں ہیں:

حج افراد: میقات سے احرام باندھ کر صرف حج کی نیت کی۔

حج قرآن: میقات سے احرام باندھ کر حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی۔

حج تمتع: اشہار الحج میں میقات سے احرام باندھ کر صرف عمرہ کی نیت کی۔

یہ سبھی لوگ مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کریں گے۔ حج تمتع والا بال کٹوا یا منڈوا کر حلال ہو جائے گا۔ جب کہ حج قرآن اور افراد کرنے والے احرام میں ہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ آٹھ ذوالحجہ آجائے۔

حج افراد کرنے والا طواف اور سعی کو مؤخر بھی کر سکتا ہے۔

قرآن والا نہیں۔ اس لیے کہ اس پر دو طواف اور دو سعی ہیں۔

ایک طواف اور سعی عمرہ کی، اور ایک طواف اور سعی حج کے لیے۔

مسئلہ: اگر کسی نے حج افراد یا قرآن کا احرام

باندھا، وہ مکہ مکرمہ پہنچ کر اسے حج تمتع سے تبدیل کر سکتا ہے۔

حج افراد والا طواف شروع کرنے سے قبل اسے حج قرآن سے

تبدیل کر سکتا ہے۔

احرام حج اور منیٰ کو روانگی:

جو حجاج کرام اس سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ چکے ہیں اور وہ حج تمتع کرنے والے ہیں تو آج ۸ ذوالحجہ (یوم ترویہ) کو اپنی رہائش گاہ سے غسل کر کے بدن کو خوشبو لگا کر (لَبَّيْكَ حَجًّا) کہیں؛ اور پھر تلبیہ کہتے ہوئے (حج کا احرام باندھیں؛ اور افراد اور قرآن والے اسی سابقہ احرام میں ہی منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ نمازِ ظہر و عصر، مغرب و عشاء اور اگلے دن کی فجر وہیں پڑھیں۔) (مسلم)

یہاں ظہر و عصر اور عشاء قصر کر کے اپنے اپنے وقت پر پڑھنا سنت ہے، اور اس میں مقامی و آفاقی حُجَّاج میں کوئی فرق نہیں۔ (التحقیق و الايضاح ص ۲۷)

اگر کثرتِ حُجَّاج اور رش و بھیڑ کی وجہ سے کسی کو منیٰ میں جگہ نہ ملے تو وہ منیٰ کے آخری حصے میں منیٰ سے باہر خیمہ لگا

لیتا ہے تو اس کا حج صحیح ہے، کیونکہ عذر کی وجہ سے منیٰ میں نہ رہ سکے کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے بکریاں چرانے والوں اور اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پانی پلانے کی وجہ سے رخصت دے دی تھی۔

مسئلہ: وہ لوگ جن کے خیمے مزدلفہ میں ہیں اس دور میں رش کی وجہ سے ان کا بھی یہی حکم ہے جو اہل منیٰ کا ہے۔ جیسے مسجد اگر بھر جائے تو باہر سڑک پر یا میدان میں نماز پڑھنے والوں کی جماعت بھی درست ہے۔ ایسے ہی ان لوگوں کا منیٰ سے باہر قیام درست ہے۔ بہت سارے علماء کرام کا یہی فتویٰ ہے۔

مسئلہ: آج کے دن منیٰ کی حاضری سنت ہے۔

عرفات کو روانگی:

۹ ذوالحجہ (یومِ عرفہ) کو سورج نکلنے کے بعد میدانِ عرفات

کی طرف روانہ ہوں۔ ممکن ہو تو عرفات سے پہلے وادیِ عرنہ میں جائیں اور زوال آفتاب تک وہیں رہیں۔ اور زوال کے بعد ساتھ ہی اگلی وادیِ نمرہ میں چلے جائیں جہاں آج کل مسجدِ نمرہ بنائی گئی ہے۔ وہاں نمازِ ظہر و عصر کی دودو رکعتیں (قصر) ایک آذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع تقدیم سے پڑھیں اور پھر عرفات چلے جائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو سیدھے عرفات ہی چلے جائیں۔ (صحیح مسلم)

توضیح:..... نبی کریم ﷺ نے جب حج فرمایا تو آپ نے مکہ مکرمہ میں بھی تین دن نماز پڑھائی۔ یہ نمازیں آپ قصر پڑھتے رہے۔ جب کہ اہل مکہ اپنی نمازیں پوری کرتے رہے۔ جب یہی اہل مکہ آپ ﷺ کے ساتھ عرفات اور منیٰ میں گئے تو قصر کرنے لگے۔ کسی ایک نے بھی پوری نماز نہیں پڑھی۔ لہذا اہل مکہ کو چاہیے کہ حج میں وہ

عرفات اور منیٰ میں قصر ہی پڑھیں ایسا کرنا سنت ہے۔ [حنفیہ کے نزدیک جو امام کے ساتھ نماز نہیں پاس کے وہ اپنے اپنے وقت پر اور پوری پوری نماز پڑھیں گے؛ بشرطیکہ و شروط سفر سے نکل گئے ہوں]۔

مسئلہ: نبی ﷺ نے جبلِ رحمت کے دامن میں وقوف فرمایا۔ اس کے اوپر نہیں چڑھے اور فرمایا کہ ”میں نے یہاں وقوف کیا ہے۔ البتہ سارا میدانِ عرفات ہی جائے وقوف ہے۔“ (صحیح مسلم)

مسئلہ: ۹ ذوالحجہ کا روزہ عام مسلمانوں کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے (صحیح مسلم)۔ البتہ حاجیوں کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ درست نہیں (خلاف سنت ہے) (بعض علماء نے اس میں تفصیل اور فرق بیان کیا ہے؛ جس کے بیان کا یہ موقع نہیں)

میدانِ عرفات میں یہ دن ذکر اور دعائیں کرنے میں گزاریں۔ آپ کوئی بھی دعا کر سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور بہترین دعا جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کی اور جو دعائیں کرتا ہوں: (وہ یہ ہے):

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) (مسلم)

”اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اس کے لیے ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“
❖ حاجی صاحب کو چاہیے کہ وہ آج کثرت سے توبہ و استغفار؛ ذکر و اذکار اور تلاوت کرے اور نبی کریم ﷺ کی

ذات گرامی پر درود و سلام بھیجے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی معروضات پیش کرے۔

یومِ عرفہ کے فضائل:

اصل حج وقوفِ عرفہ ہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ”حج عرفات میں وقوف کا نام ہے اور جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج کو پالیا۔“ (سنن الترمذی وابن ماجہ)

اس دن کے اور بھی بڑے فضائل احادیث میں بیان ہوئے ہیں؛ جن میں سے چند ایک فضائل یہ ہیں:

- ❖ ”کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے رہائی دے۔“ (مسلم)
- ❖ اس دن اللہ تعالیٰ اپنی شان و جلال کے مطابق آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اہل عرفات

پر فخر کرتا ہے۔ اور فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتا ہے: میں نے ان سب کو بخش دیا۔ (ابن حبان، مسند احمد)

عرفات کا وقت:

❖ افضل وقت:..... عرفات میں وقوف کا افضل وقت نو ذوالحجہ کے زوال سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔
❖ جائز وقت:..... نویں ذوالحجہ کے سورج طلوع ہونے سے لے کر دسویں ذوالحجہ کی فجر کے طلوع ہونے تک۔
اگر کوئی انسان غروب آفتاب کے بعد ہی دس ذوالحجہ کی طلوع فجر سے پہلے پہلے عرفات پہنچ گیا تو اس کا حج بھی درست ہوگا۔

اگر کوئی انسان غروب آفتاب سے قبل عرفات سے نکل گیا تو اسے چاہیے کہ وہ واپس جائے اور غروب آفتاب کا انتظار کرے۔ بعض علماء کے نزدیک غروب تک وہاں رہنا

واجب جس کے ترک کی صورت میں دم واجب ہوگا۔

عرفات کی غلطیاں:

❖ حجاج کرام جو حج کی نیت سے عرفات میں موجود ہوں، ان کے لیے روزہ رکھنا۔ [جب کہ انہیں چاہیے کہ افطار کریں]۔

❖ حجاج کا عبادت و تلاوت اور دعاؤں کو چھوڑ کر گپ شب اور دیگر امور میں مشغول ہو جانا [حالانکہ یہ وقت دعا کے لیے غنیمت ہے]۔

❖ دعا کے لیے لوگوں کا قبلہ کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے جبل رحمت کی طرف رخ کر لینا۔

❖ حجاج کرام کا وقوف عرفہ کے لیے وادی عرنہ میں کھڑے ہو جانا۔ حالانکہ یہ وادی عرفات میں داخل نہیں۔ [حکم یہ ہے کہ عرفات میں داخل ہوا جائے]۔

❖ بعض حجاج کرام یہ سمجھتے ہیں کہ وقوف عرفات خطبہ حج سننے کے ساتھ ہی پورا ہو جاتا ہے، اور وہ واپس پلٹ جاتے ہیں۔ [ایسا کرنا غلط ہے]

❖ بعض حجاج جبلِ رحمت پر چڑھنے اور دوسرے امور میں مشغول ہو کر دعا سے غافل ہو جاتے ہیں۔

❖ بعض حجاج کا نمازیں اپنے اپنے اوقات پر پوری پوری پڑھنا۔ جب کہ آج کے دن حاجی کے لیے سنت جمع اور قصر ہے۔

مزدلفہ کو روانگی:

غروبِ آفتاب کا اطمینان ہو جانے کے بعد میدانِ عرفات سے (مغرب کی نماز پڑھے بغیر) تلبیہ و تکبیرات کہتے ہوئے اور ذکر و اذکار کرتے ہوئے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء جمع تاخیر اور

قصر سے پڑھیں، ایک آذان دیں اور دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ اقامت کہیں۔ (صحیح بخاری)۔

نماز کے بعد وقت ضائع کیے بغیر آرام کریں۔ صبح نماز فجر افضل وقت میں ادا کرنے کے بعد مشعر الحرام کے پاس یا مزدلفہ میں کہیں بھی ذکر و دعا میں مشغول رہیں اور روشنی خوب پھیل جانے پر مگر طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ (صحیح مسلم)

✦ عاجزی و انکساری کے ساتھ خوب لمبی دعا کریں۔

✦ اچھی طرح صبح روشن ہونے تک مزدلفہ میں رہیں۔

اگر یہاں سے کنکریاں بھی جمع کر لیں تو اس میں آپ کے لیے آسانی ہوگی چونکہ یہاں پر وافر مقدار میں کنکریاں مل جاتی ہیں۔

✦ کثرت کے ساتھ توبہ و استغفار اور ذکر و اذکار کرتے

رہیں۔

مسئلہ:..... اگر کوئی انسان فجر کے قریب قریب ہی مزدلفہ میں پہنچے تو اسے چاہیے کہ مسجد مشعر الحرام کے قریب یا مزدلفہ میں کسی بھی جگہ پر تھوڑی دیر کے لیے رک جائے۔ اور خوب دعا کرے۔

مسئلہ:..... ایسا انسان جس عرفات سے نکلتے ہوئے بہت دیر ہوگئی، اور دو تہائی سے زیادہ رات گزر جائے تو وہ عرفات سے نکل کر یا عرفات میں ہی کہیں بھی مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھ لے۔

مزدلفہ کی غلطیاں:

- ❖ حدود مزدلفہ سے باہر ہی ڈیرہ ڈال دینا۔
- ❖ مزدلفہ پہنچ کر کنکریاں چننے میں وقت ضائع کرنا۔
- ❖ یہ اعتقاد رکھنا کہ کنکریاں لازماً مزدلفہ سے لی جائیں۔

❖ بغیر عذر یا مجبوری کے طلوع فجر سے قبل مزدلفہ سے نکل

جانا۔

❖ بعض لوگوں کا ان کنکریوں کو دھونا؛ ایسا کرنا ثابت نہیں۔

تنبیہ:..... عرفات اور مزدلفہ میں حاجی صاحب کو

چاہیے کہ وہ کھانا کم سے کم کھائے تاکہ اسے بار بار قضاے

حاجت کی ضرورت پیش نہ آئے اور اس کا وقت ضائع نہ ہو۔

مزدلفہ سے منی کی طرف:

بوڑھے، کمزور اور بیمار لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ رات

کے آخری پہر [چاند غروب ہو جانے کے بعد] مزدلفہ چھوڑ کر

چلے جائیں جب کہ صحت مند اور تندرست لوگوں کے لیے

ضروری ہے کہ وہ فجر تک وہیں رہیں۔

روانگی سے قبل جمرہ عقبہ پر رمی کے لیے سات یا کم و بیش

کنکریاں چُن سکتے ہیں۔ اور اگلے دنوں میں روزانہ اکیس

کنکریاں منی سے لے کر رمی کر لینا بھی جائز ہے۔ بعض لوگوں کا یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ کنکریاں صرف مزدلفہ سے ہی چنی جاسکتی ہیں، غلط ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ سے نکلنے کے بعد صحابہ کرام کو کنکریاں چننے کا حکم دیا تھا۔ آپ کہیں سے بھی کنکری لے سکتے ہیں۔ (التحقیق والایضاح ص ۶۱)

❖ البتہ اتنی بات ضرور ہوگئی ہے کہ آج کل کے اس دور میں آپ کو ہر جگہ اتنی وافر کنکری نہیں ملے گی جتنی مزدلفہ میں مل جاتی ہے۔ وہاں سے کنکری لے لینے میں آسانی ضرور رہے گی۔

۱۰ اذوالحجہ اور منی میں آمد:

دس تاریخ کو چار کام کرنے ہیں؛ جو اس ترتیب کے ساتھ ہیں:

❖ بڑے حجرہ کی رمی کرنا۔

۲۔ قربانی کرنا۔

۳۔ بال منڈوانا یا کٹوانا۔

۴۔ بیت اللہ کا طواف کرنا۔

توضیح:..... ان اعمال کو اس ترتیب کے ساتھ ادا کرنا سنت [عند الاحناف واجب] ہے۔ اگر کوئی عمل کسی دوسرے عمل سے پہلے ہو گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس دن رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگ آتے اور کوئی کہتا: اے اللہ کے رسول! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا دیا۔ کوئی کہتا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر دی۔ اس دن کے اعمال میں تقدیم و تاخیر کے بارے میں جو بھی سوال کیا جاتا تو آپ فرماتے: ((افعل ولا حرج)) کرتے جاؤ؛ اس میں کوئی حرج نہیں۔“

[بخاری میں تفصیل دیکھیں]

❖ ۱۰ ذوالحجہ کو طلوع فجر کے بعد رمی کا وقت شروع ہو چکا ہے جو کہ غروب آفتاب تک رہیگا لہذا آپ جس وقت بھی وہاں پہنچیں کنکری مار سکتے ہیں۔

❖ البتہ اتنا ضرور ہے کہ اگر آپ کو معلم کی طرف سے کوئی خاص وقت رمی کے لیے دیا گیا ہے تو اس کی پابندی کریں۔ کیونکہ ایسا مفاد عامہ کے لیے اور رش ختم کرنے اور اس کے نقصانات کو کم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

❖ ۱۰ ذوالحجہ (یوم نحر) کو سب سے پہلے جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) پر رمی کریں، جو موٹے پنے سے ذرا بڑی سات کنکریوں سے ہوگی۔ کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت **اللہ اکبر** کہیں۔ (صحیح مسلم) بعض علماء نے تکبیر کہنے کو واجب لکھا ہے۔

جمرات پر بڑے بڑے کنکر و پتھر اور جوتے مارنا روا نہیں

ہے۔ اس حجرہ کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا بھی ثابت نہیں۔ حجرہ عقبہ پر رمی کرنے کے ساتھ ہی تلبیہ کہنا بند کر دیں۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ:..... منیٰ میں موجود حجاج کو نمازِ عید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ انکی رمی ہی عید کے قائم مقام ہوتی ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۷۰-۱۷۱)

مسئلہ:..... مستحب اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ کو پہلے دو جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد دائیں جانب ہو کر قبلہ رخ ہو کر خوب دعا کریں۔ بڑے حجرہ کے بعد دعا کرنا ثابت نہیں۔

رمی کی غلطیاں:

❖ بعض حضرات رمی کرتے ہوئے انتہائی غلو کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بڑے بڑے روڑے اور

جوتے یا پتھر مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((إياكم والغلو في الدين فإنما أهلك من كان

قبلكم الغلو في الدين)) (مسلم)

”خبردار! دین میں غلو سے بچ کر رہنا۔ بیشک جو لوگ تم سے

پہلے تھے انہیں دین میں غلو کرنے نے ہلاک کر دیا۔“

مسئلہ:..... جہرات کو گالی دینا اور برا بھلا کہنا ناجائز ہے۔

صحت مند اور قادر مرد اور عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنی کنکری

خود ماریں۔ دیکھا گیا ہے کہ اچھے خاصے تندرست لوگ اپنی

طرف سے وکیل مقرر کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنا غلط ہے۔

❖ ایسے ہی بلا عذر محض رش کی وجہ سے خواتین کی طرف

سے وکیل مقرر کرنا ناجائز نہیں۔ ایسی صورت میں دم لازم

آجائے گا۔

قربانی کے احکام و مسائل

قربانی اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔ جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالْبَدَنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْقَانِعَ وَالْبُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الحج: ۳۶، ۳۷)

”اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے اللہ کے نام کی ادب والی چیزوں میں سے بنایا ہے ان میں تمہارا فائدہ ہے (دین و دنیا کا) جب وہ پاؤں بندھے کھڑے ہوں (نحر کے وقت) ان پر اللہ کا نام لو پھر جب وہ اپنی کروٹوں پر گر جائیں تو خود بھی ان میں سے کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے فقیر اور مانگنے والے فقیر (کودو)۔ ہم نے اس طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ کو نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ خون؛ لیکن اللہ تعالیٰ کو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ نے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم راہ پر لگایا تم بھی اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرو اور نیکیوں کو بہشت کی خوشخبری دے۔“

آیت کریمہ میں ”البدن“ سے مراد اونٹ ہیں۔ رسول

اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی قربانی افضل ہے؟ آپ

نے فرمایا: ”جو اپنی قیمت میں مہنگی ہو، اور اس کے اہل خانہ کے ہاں سب سے نفیس اور عمدہ ہو۔“ (بخاری)

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ آیت قربانی کو پال پوس کر موٹا کرنے، اچھی قربانی کے انتخاب اور حسن اختیار پر دلالت کرتی ہے۔“

(فتح البر: ۹/۱۰۴)

مسئلہ: قربانی کے جانور کو خاص قسم کا نشان لگانا مستحب عمل ہے۔

مسئلہ: بوقت ضرورت قربانی کے جانور پر سواری کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: قربانی صرف گائے، بیل، بھیڑ، بکری، دنبہ اور اونٹ کی ہی کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: رمی جمرہ کے بعد قربانی کریں۔ یہ حج

تمتع اور حجِ قرآن والوں کے لیے واجب ہے۔ (مسلم)
مسئلہ: حج مفرد والوں پر قربانی واجب تو نہیں؛
 اگر قربانی کر لیں تو کارِ ثواب ہے۔ اُونٹ اور گائے میں
 سات سات حاجی شریک ہو سکتے ہیں۔ بھیڑ، بکری، دنبہ
 ایک ہی آدمی کی طرف سے ہوگا۔

مسئلہ: قربانی کا مسنون وقت جمرہ عقبہ کی رمی
 کے بعد شروع ہوتا ہے اور چار دنوں یومِ نحر و ایامِ تشریق (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳)
 تک رہتا ہے۔ [جب کہ حنفیہ کے نزدیک بارہ
 قربانی کی آخری تاریخ ہے]۔ (ابن حبان، دارقطنی)

قربانی کا مسنون طریقہ:

مسئلہ: قربانی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جانور کو
 قبلہ رو کر کے (بائیں پہلو پر) لٹائیں اور اس کے دائیں پہلو
 پر اپنا پاؤں رکھیں۔ اور تکبیر کہتے ہوئے چھری چلا دیں۔

مسئلہ:..... اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا اگلا بایاں پاؤں اس کے گھٹنے سے باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا رہنے دیں۔ اور اسے قبلہ رو کر لیں۔ اور اس کی گردن کو پیچھے کی طرف موڑ کر اس کی رسی اس کی دُم سے باندھ دیں اور ذبح و نحر کی دعائیں کرتے ہوئے اس کی ٹانگوں کی جڑوں اور گردن کے آغاز میں موجود گڑھے میں خنجر یا برچھا مار دیں۔ اونٹ کے لیے مستحب تو یہی طریقہ نحر ہے۔ البتہ اسے بیٹھے بیٹھے ذبح کرنا بھی جائز ہے۔

(عمدة المفتين للنووی ۳/۷۰۳)

مسئلہ:..... قربان کو نحر یا ذبح کرتے وقت یہ اذکار و دعائیں پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) (صحیح مسلم)

”اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

((اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ)) (صحیح مسلم)

”یا اللہ! یہ تیری توفیق سے ملا اور تیری رضا کے لیے دیا ہے۔“

((اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي)) (صحیح مسلم)

”اے اللہ! اسے میری طرف سے قبول فرما۔“

مسئلہ: قربانی کا گوشت خود بھی کھانا اور دوسروں کو

بھی کھلانا چاہیے۔ یہ نبی ﷺ کی سنت ہے۔ (مسلم)

مسئلہ: اگر قربانی دینے کی طاقت نہ ہو تو تین

روزے ایام حج میں اور سات واپس اپنے گھر جا کر یا حج کے بعد مکہ میں رکھ لیں۔

توضیح: یہ تین روزے قربانی کے دن سے

پہلے رکھ لینے چاہیے۔ عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔

اس لیے کہ عرفہ کا دن حاجی کے لیے عید ہے۔ اس کے لیے

اس دن روزہ نہیں۔ اگر کسی وجہ سے پہلے یہ روزے نہیں رکھ سکے تو حج کے فوراً بعد رکھ لیں زیادہ تاخیر نہ کریں۔

مسئلہ: قربانی کے بعد سرمند والیں یا بال چھوٹے کروالیں۔ سرمند وانا افضل ہے۔ (متفق علیہ)

مسئلہ: عورتیں اپنی چوٹی کے بالوں کو اکٹھا کر کے آخر سے تمام بالوں کو انگلی کے پورے کے برابر کاٹ لیں۔ ناخن بھی کاٹ لیں تو بہتر ہے۔ (زاد المعاد ۲/۲۷۰)

مسئلہ: بال کٹوانے کے بعد احرام کھول دیں اور خوشبو وغیرہ لگائیں۔ یہ تحلل اول ہے۔ اب میاں بیوی کے تعلقات کے سوا تمام پابندیاں ختم ہو گئیں۔

مسئلہ: جو لوگ قربانی کے لیے کوپن لیے ہوئے ہوں، وہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد بال کٹوائیں اور احرام کھول لیں۔

مسئلہ:..... اگر قربانی کا جانور تھک ہار کر قریب المرگ ہو جائے تو اسے ذبح کر کے عام فقراء اور مساکین کے لیے چھوڑ دیا جائے، قربانی کرنے والا اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے۔

قربانی کی غلطیاں:

- ❖ ایسی قربانی کرنا جو کہ شرعی شرائط پر پوری نہ ہوتی ہو۔
- ❖ لنگڑا، بیمار، کانا اور ٹوٹے سینگ والا جانور قربان کرنا۔
- ❖ قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ اجرت کے طور پر دینا۔ ہاں اگر مزدوری پوری ادا کرنے کے بعد بطور صدقہ یا ہدیہ کے کچھ گوشت اسے دیدیا جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔
- ❖ قربانی کے گوشت کو مستحقین کی موجودگی میں ذخیرہ کر لینا۔

❖ وقت سے پہلے قربانی کرنا۔ اس صورت میں دوبارہ قربانی کی جائے۔ اس کا وقت عید کی نماز ہے۔ اور حج میں رمی جمرہ کے بعد۔

❖ حج کی قربانی حدود حرم سے باہر کرنا۔ اس صورت میں یہ نفلی قربانی ہوگی اور حج کی قربانی دوبارہ حدود حرم میں ہی کرنی ہوگی۔

مسئلہ: تمتع اور قیران کرنے والے بچوں کی طرف سے بھی قربانی واجب ہے۔

قربانی کرنے والے کے لیے ہدایات نبوی ﷺ:

مسئلہ: جو قربانی کرنا چاہتا ہو، وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد اپنے ناخن اور بال نہ کاٹے۔ یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو حج پر نہ ہوں۔ حاجی کو چاہیے کہ وہ احرام سے پہلے اپنی بغلیں، زیر ناف صاف کر لے؛ مونچھیں تراش

لے، اور ناخن بھی کاٹ لے۔ ایسے ہی یہ حکم ان لوگوں بھی شامل نہیں جن کے پاس قربانی نہیں۔

مسئلہ:..... قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے خریدا ذبح کرنا سنت ہے۔ (متفق علیہ)

توضیح:..... عورتیں اپنی قربانی کا جانور خود بھی ذبح کر سکتی ہیں۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ** اپنی بیٹیوں کو اس کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)

مسئلہ:..... حاجی حضرات کے لیے اگر اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو وہ بنک میں بھی پیسے جمع کروا سکتا ہے، اور کسی قابل اعتماد انسان کو اپنی طرف سے وکیل بھی بنا سکتا ہے۔

مسئلہ:..... گوشت کاٹنے اور بنانے والے کو اجرت کے طور پر قربانی کی کھالیں یا قربانی کا گوشت نہیں دینا چاہیے۔ (متفق علیہ)

مسئلہ:..... حاجی کے لیے قربانی کا وقت بڑے جمرہ کی رمی کرنے کے بعد شروع ہو جاتا ہے؛ جب کہ عام لوگوں کے لیے قربانی کا وقت نمازِ عید پڑھ لینے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اگر کسی نے نماز سے پہلے ہی جانور ذبح کر لیا تو اس کا گوشت تو حلال ہے مگر قربانی کا ثواب نہیں ہوگا۔ اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور بطور قربانی ذبح کرے۔

(بخاری و مسلم)

❖ قربانی کا جانور جتنا ہی اچھا اور قیمتی ہوگا، اسی قدر اس کا اجر و ثواب بھی ہوگا۔

قربانی کا جانور کیسا ہو؟:

مسئلہ:..... قربانی کا جانور صحت مند اور موٹا تازہ ہو تو یہ زیادہ باعثِ اجر و ثواب ہے۔

مسئلہ:..... خنسی جانور کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ:..... حاملہ جانور کی قربانی بھی جائز ہے۔

مسئلہ:..... قربانی کا جانور ایسا لنگڑا نہ ہو کہ جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، آنکھوں سے ایسا کانانہ ہو کہ کانپن ظاہر ہو، ایسا بیمار نہ ہو کہ جس کی بیماری نمایاں ہو، ایسا لاغر و کمزور نہ ہو کہ جس کے جسم میں چربی اور ہڈی میں گودا نہ ہو۔ اور نہ ہی کان کٹا ہوا ہو اور نہ ہی سینگ والے جانور کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ اور جانور انتہائی بوڑھا اور لاغر نہ ہو۔

مسئلہ:..... قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اگر اس میں کوئی عیب آجائے (مثلاً: سینگ ٹوٹ جائے) تو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ البتہ اگر کوئی صاحب حیثیت ہے اور جانور بدل لیتا ہے تو یہ افضل ہے، لیکن بلا وجہ جانور بدلنا جائز نہیں۔

مسئلہ:..... قربانی کا بکرا یا دنبہ ایسا ہو کہ دودھ کے دو

وانت نکال چکا ہو۔ یعنی جذعہ یا کھیرانہ ہو بلکہ مُرْسَہ یا دودانتا ہو اور اہل لغت کے یہاں جذعہ وہ بکرا، مینڈھا یا دنبہ ہوتا ہے جو اپنی عمر کا ایک سال مکمل کر چکا ہو۔ جب کہ گائے کی عمر دو سال ہونی چاہیے۔ اور اونٹ کی عمر پانچ سال ہونی چاہیے۔
(مناسک الحج والعمرة از قحطانی ۶۴۰)

فوت شدگان کی طرف سے قربانی:

مسئلہ:..... فوت شدگان کی طرف سے قربانی دی جاسکتی ہے۔ اگرچہ امام ابن المبارک کے بقول زیادہ صحیح یہ ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ دیا جائے اور اگر قربانی دی جائے تو اسکا سارا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ (الفتح الربانی ۱۳/۱۰۹-۱۱۲، فتاویٰ ابن تیمیہ ۳۰۶/۲۶)

مسئلہ:..... اگر کسی فوت شدہ کی طرف سے قربانی دیں تو پھر کم از کم دو جانور ذبح کریں۔ ایک فوت شدہ کی

طرف سے اور دوسرا اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے۔

طوافِ افاضہ:

مسئلہ: ۱۰ روز و الحج کو ہی سب سے اہم کام اور حج کا رکن اعظم ”طوافِ افاضہ“، (طوافِ حج یا طوافِ زیارت) کر لیں تو یہی مسنون ہے۔ (متفق علیہ)

توضیح: اگر بیماری و نقاہت یا حیض وغیرہ کے عذر کی وجہ سے ۱۰ ذوالحجہ کو طواف کرنا ممکن نہ ہو تو ایامِ تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) میں کر لیں۔ ورنہ جب مجبوری زائل ہو تب ہی سہی اور اس تاخیر پر کوئی فدیہ و کفارہ بھی نہیں ہے۔

(المغنی ۳/۳۹۶)

مسئلہ: اس طواف میں احرام، رمل اور اضطباع نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

مسئلہ: حج تمتع کرنے والوں کے لیے اس

طواف کے بعد صفا و مروہ کے مابین سعی بھی ضروری ہے اور قرآن و مفرد والوں کے لیے طوافِ قدم یا طوافِ عمرہ کے ساتھ کی گئی سعی ہی کافی ہے۔ طواف سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں۔

اس طوافِ سعی کے بعد حاجی کو ”تحلل ثانی“ یا ”تحللِ کلی“ حاصل ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات سمیت تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ: اگر حج افراد یہ حج قرآن کرنے والے نے پہلے صفا و مروہ کی سعی نہیں کی تو اب وہ سعی کر سکتا ہے۔ اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ: طوافِ افاضہ مزدلفہ سے واپسی سے پہلے نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا وقت ہی عرفات و مزدلفہ سے واپسی کے بعد ہے۔

مسئلہ: وقت کی مناسبت سے طوافِ افاضہ کو طوافِ وداع کے ساتھ جمع بھی کیا جاسکتا ہے مگر بہتر علیحدہ علیحدہ طواف کرنا ہے۔

ایام تشریق اور قیام منی:

❖ اگر دس تاریخ کو طوافِ افاضہ کر لیا ہے تو پھر واپس منی لوٹ جائیں اور ایام تشریق کی راتیں وہیں گزاریں۔ ان ایام کے دوران مکہ جانا اور زیارت و طوافِ کعبہ کرنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

مسئلہ: ایام منی میں تمام نمازیں انکے اوقات پر مگر قصر اور باجماعت ادا کریں۔

❖ ایام تشریق میں ہر نماز کے بعد یہ تکبیریں کہنا مسنون عمل ہے: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ))

ایام تشریق میں رمی کے اوقات:

مسئلہ: ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو زوالِ آفتاب کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریوں سے رمی کرنا مسنون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی یہی تھا۔

پہلے چھوٹے جمرہ پر رمی کریں اور رمی سے فارغ ہو کر ایک طرف ہو جائیں اور قبلہ رو ہو کر دعا مانگیں، ایسے ہی درمیانے جمرہ پر کریں، البتہ بڑے جمرہ کے پاس دعا ثابت نہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: صحیح البخاری)

مسئلہ: اگر کوئی صرف ۱۱-۱۲ کی رمی کرنے پر ہی اکتفاء کرتا ہے، تو اس کے لیے یہ جائز ہے کہ ۱۲ ذوالحجہ کی رمی کر کے مغرب سے قبل منی سے روانہ ہو جائیں۔

توضیح: اگر حاجی صاحب منی سے روانگی کے لیے مغرب سے قبل نکلا؛ مگر رش کی وجہ سے منی چھوڑتے

چھوڑتے وہیں مغرب ہوگئی تو اس پر کوئی حرج نہیں؛ یہ جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر مغرب تک جانے کا پروگرام ہی نہیں تھا؛ تو اب نہیں جاسکتا۔ بلکہ اگلے دن ۱۳ ذوالحجہ کی رمی کرنا ضروری ہوگا ہے اس کے بعد ہی جائے گا۔ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے۔ (المغنی ۳/۴۰۷)

مسئلہ:..... بچے، بوڑھے، بیمار اور معذور اگر رمی کرنے کے قابل نہ ہوں تو وہ وکیل مقرر کر سکتے ہیں۔ وکیل پہلے خود اپنی سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارے، پھر مؤکل کی طرف سے مارے۔

مسئلہ:..... وکیل ایک ہی جمرہ کے پاس کھڑے کھڑے پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارے، اور پھر اپنے مؤکل کی طرف سے۔ ایسے ہی دوسرے اور تیسرے جمرہ کے پاس بھی کرے۔ علیحدہ علیحدہ چکر لگانے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:.....رمی کرنے والا کنکری پر نظر رکھے کہ وہ جمرہ کو لگ گئی ہے، یا اس کے گرد بنے ہوئے دائرے میں گری ہے؟ اگر کنکری اس جمرہ تک نہ پہنچ سکی ہو تو اس کی جگہ دوسری کنکری مار دے۔

مسئلہ:.....مٹھی بھر کر کنکریاں پھینک دیں تو یہ رمی شمار نہیں ہوگی۔ (المغنی ۳/۲۸۶)

مسئلہ:.....کنکری مارنے کے لیے سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور شہادت کی انگلی استعمال کرے۔ کنکری مارنے کے لیے کوئی آلہ استعمال کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:.....ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا واجب ہے۔ البتہ حُجَّاج کو پانی پلانے کی ذمہ داری نبھانے والوں (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو نبی ﷺ نے یہ راتیں منی میں نہ گزارنے کی رخصت دے دی تھی۔ (بخاری و مسلم)

(اسی بنا پر حنفیہ اسے سنت کہتے ہیں)۔

مسئلہ:..... اگر کسی نے اس واجب کو بلا عذر شرعی ترک کر دیا تو اسے بعض آئمہ (مالک، شافعی، اور ایک روایت میں امام احمد) کے نزدیک دم دینا پڑے گا، جبکہ امام احمد کی مشہور روایت اور احناف کے نزدیک ترک قیام منیٰ پر فدیہ نہیں ہے۔ لیکن انہیں رمی کرنا ہوگی، ایسے لوگ ایک دن بکریاں چرائیں اور ایک دن میں [تاخیر کے ساتھ] دونوں کی اکٹھی کنکریاں مار لیں۔ (حاکم، دارمی، مؤطا مالک)

طواف وداع:

تین دن کی رمی کے بعد حج کے جملہ ارکان مکمل ہو گئے۔ اب صرف ایک واجب باقی رہتا ہے یعنی طواف وداع۔ مکہ چھوڑنے سے پہلے سب سے آخری کام طواف وداع کرنا ہے۔ البتہ حیض والی عورت یہ طواف کئے بغیر مکہ سے روانہ

ہو سکتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

طوافِ وداع میں نہ رمل ہے نہ احرام ہے، نہ اضطباع اور نہ ہی اس کے ساتھ سعی ہے۔ طواف کریں، دو رکعتیں پڑھیں اور روانہ ہو جائیں۔ حرم شریف سے الٹے پاؤں باہر نکلنا سراسر خانہ ساز فعل ہے۔ [مناسک الحج والعمرة ص ۴۳]

طواف وداع کی غلطیاں:

بعض لوگ مکہ سے نکلنے سے ایک لمبا وقت پہلے ہی طواف کر لیتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ طواف وداع ہے۔ حالانکہ طواف وداع کا مطلب یہ ہے کہ مکہ سے نکلنے ہوئے آپ کا سب سے آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے۔ اس کے بعد نہ ہی ایک ریال کی خریدی کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا کام۔ ہاں گاڑی کا انتظار کرتے ہوئے اگر نماز کا وقت ہو جائے یا کھانے کا وقت ہو جائے تو

ان چیزوں کی اجازت ہے۔

بچوں اور غلاموں کا حج و عمرہ:

مسئلہ:..... بچوں کا حج صحیح ہے اور اس کا ثواب بچوں کے علاوہ انھیں حج کروانے والوں (والدین) کو بھی ہوتا ہے۔ عہد نبوی ﷺ اور دور خلفاء رضی اللہ عنہم میں سات سال اور کم و بیش عمر کے نابالغ بچوں کو حج کروانے کے کئی واقعات کتب حدیث میں موجود ہیں۔

مسئلہ:..... بچے اگر بلوغ کی عمر سے پہلے حج کریں گے تو ان کا یہ حج نفلی ہوگا؛ بالغ ہونے کے بعد صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں ان پر حج کرنا فرض ہوگا۔

(المحلی لابن حزم ۲/۲۷۶)

مسئلہ:..... اگر غلام نے حالت غلامی میں حج کر لیا تو نفلی ہوگا، آزادی کے بعد صاحب استطاعت ہونے کی

صورت میں اس پر دوبارہ حج فرض ہوگا۔

مسئلہ:.....بچوں کے والدین یا حج کرانے والوں کو چاہیے کہ میقات پر احرام سے لے کر آخر تک تمام مناسک انھیں اپنے ساتھ ساتھ پورے کروائیں۔ اگر بچے رنی کرنے کے قابل نہ ہوں تو ان کی طرف سے خود رمی کر دیں۔ ناسمجھ بچوں سے احرام کے آداب پورے کروائیں، انھیں خوشبو نہ لگائیں، انکے بال یا ناخن نہ کاٹیں اور اگر وہ کسی معاملہ میں کوئی کمی بیشی کر دیتے ہیں تو ان پر کوئی دم یا گناہ نہیں ہے۔

مسئلہ:.....سمجھدار بچے کو احرام باندھیں اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنی نیت بھی خود کریں۔ جبکہ ناسمجھ بچے کو معمول کے لباس (خواتین کی طرح) میں رکھ کر اسے احرام کے حکم میں داخل کر دیا جائے، لیکن افضل و احوط احرام باندھنا ہی ہے۔ ایسے بچے کی طرف سے نیت اس کا ولی کرے گا۔

احکام و آداب زیارتِ مدینہ منورہ

مسجد نبوی ﷺ کی زیارت مشروع کاموں میں سے ایک مستحب کام ہے۔ اور وہ ان تین مسجدوں میں سے دوسری مسجد ہے جس کی طرف سفر کرنا اور اس میں نماز پڑھنے اور عبادت کے لیے لمبے فاصلے طے کر کے جانا جائز ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

”تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کا سفر نہ کرو، مسجد حرام اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مسجدوں میں ایک ہزار نماز سے بہتر ہے۔“ [متفق علیہ]

حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ اس (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا بیت اللہ شریف کے علاوہ باقی تمام مسجدوں میں ایک ہزار نماز سے افضل ہے۔“ [مسلم]

مسئلہ:..... مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہی دعائے دخول

اور پھر تحیۃ المسجد پڑھیں اور اگر ممکن ہو تو ریاض الجنۃ میں پڑھیں جو قبر شریف کے ساتھ ہی سفید ستونوں والی جگہ ہے اور جسے نبی ﷺ نے ”جنت کا باغیچہ“ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری (باغ) ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔“ (بخاری)

مسئلہ:..... اگر مسجد میں پہنچنے پر پہلے کوئی فرض نماز ہو رہی ہے تو پہلے باجماعت نماز ادا کر لیں۔ ورنہ سنت یا نوافل ادا کر لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جب تم میں کا کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ دو رکعت نماز نہ پڑھے۔“ (متفق علیہ)

مسئلہ:..... فرض نماز یا تحیۃ المسجد کی دو رکعتوں کے بعد نبی ﷺ کی قبر مقدس کے پاس جائیں اور یوں سلام کریں:

((الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ))

”اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔“

پھر اس کے بعد اگر درود شریف پڑھے تو اچھا ہے۔ لیکن

یہ خیال رہے کہ مسنون درود ہی پڑھیں۔ اور روضہ انور کے سامنے آواز بلند کرنے سے گریز کریں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر پر انھیں یوں سلام کریں:

((الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ))

”اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ پر سلام ہو۔“

اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر پر انھیں یوں سلام کہیں:

((الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ))

”اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ پر سلام ہو۔“ (موطا امام مالک)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے سفر سے واپس آتے تو وہ آپ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کی طرف جاتے اور ان کو سلام کرتے۔ ممکن ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسرے صحابہ نے بھی ایسا کیا ہو، لیکن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا نہیں کرتے تھے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا۔

مسئلہ: نبی ﷺ کی آخری آرامگاہ کے درود پوار یا جالیوں اور پوری مسجد نبوی کے کسی بھی حصہ کو تبرک کی حیثیت سے چھونا، پھر ہاتھوں کو چہرہ اور سینے پر پھیرنا اور چومنا ثابت نہیں ہے۔

امام غزالی، ابن تیمیہ، امام نووی، ابن قدامہ، ملا علی قاری، شیخ عبدالحق دہلوی (دیوبندی) اور مولانا احمد رضا خان (بریلوی) نے بھی ان امور کو منع قرار دیا ہے۔ (احیاء علوم الدین غزالی ۱/۲۴۴، المغنی ۳/۵۰۰۔ فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۹۷، احکام شریعت فاضل بریلوی حصہ سوم)

مسئلہ: قبر شریف کے پاس شور پیدا کرنا یا طویل عرصہ تک رک کر شور کا باعث بننا بھی درست نہیں، کیونکہ یہ ادب گاہِ عالم ہے اور یہاں آوازوں کو پست رکھنا ضروری ہے۔ **صلوٰۃ و سلام** سے فارغ ہو جائیں تو قبلہ رو ہو کر دعائیں

مانگیں، نہ کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے۔

(التحقیق والایضاح ص ۶۷)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے لیے دعا کا ارادہ کرتے تھے وہ (مسجد نبوی کے اندر) قبلہ کی منہ کر کے دعا کرتے تھے، جیسا کہ آپ ﷺ کی زندگی میں کیا کرتے تھے اور آپ کے حجرہ شریفہ کے پاس دعا کے لیے نہیں جایا کرتے تھے اور نہ ہی آپ کی قبر اطہر کی طرف جاتے تھے۔

مسئلہ: حرم مکی کی طرح ہی مسجد نبوی سے بھی الٹے پاؤں نکلنا ایک خود ساختہ فعل ہے، جس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

مسئلہ: قیام مدینہ منورہ کے دوران کسی بھی وقت اقامت گاہ سے وضو کر کے جائیں اور مسجد قبا میں دو رکعتیں

پڑھ لیں۔ اس کا پورے عمرہ کے برابر ثواب ہے۔

(ترمذی، تاریخ کبیر امام بخاری)

مسئلہ: بقیع الغرقہ یا جنت البقیع کی زیارت کرنا سنت

ہے اور وہاں بھی عام قبرستان کی زیارت والی ہی دعا کریں

اور اس پر یہ الفاظ اضافہ کر دیں: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَ اَهْلِ

بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)) ”یا اللہ! اس بقیع غرقہ کے آسودگانِ خاک

کی مغفرت فرما دے۔“

بقیع قبرستان کی زیارت کرنے والے کو چاہیے کہ

وہاں جو صحابہ و تابعین مدفون ہیں ان پر سلام پڑھے، جیسے

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں ان کی قبر کے سامنے کھڑا ہو اور ان

پر سلام پڑھے، اور کہے:

((السلام علیک یا عثمان بن عفان، السلام

علیک یا أمیر المومنین، رضی اللہ عنک و جزاک

عن أمة محمد خيراً)).

”اے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، آپ پر سلامتی ہو، اے مومنوں کے امیر آپ پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو اور امت محمدیہ کی طرف سے آپ کو بہترین بدلہ عطا کرے۔“

[عمرہ کے احکام و آداب از ابن قیمین رحمہ اللہ: ۱۱۰]

❖ زائر ”احد“ جا کر شہداء کی زیارت کرے؛ ان پر سلام پڑھے اور ان کے لیے دعا کرے اور اس لڑائی میں جو حکمت اور اسرار کی باتیں ہیں ان سے اگر نصیحت حاصل کرے اور یاد کرے تو زیادہ اچھا ہے۔ احد کے قبرستان میں بھی وہی دعا پڑھے جو عام مسلمانوں کے قبرستان میں پڑھی جاتی ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی ﷺ اپنے صحابہ کو جب وہ قبروں کی طرف نکلتے تھے تو ان کو یہ دعا سکھلاتے تھے اور ان میں کا کہنے والا

یہ کہتا تھا یہاں صرف دعا دے دیں:

((السلام علیکم أهل الدیار من المؤمنین
والمسلمین وإنا إن شاء الله بکم للاحقون،
نسأل الله لنا ولکم العافیة)) (مسلم)

”اے اس دیار کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی
ہو اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں،
ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں۔“

❖ مکہ مکرمہ کا اصل تحفہ آب زمزم اور مدینہ منورہ کا ہدیہ عجوة
کھجور ہے، کیونکہ آب زمزم ہر غرض و مرض کے لیے مفید
ہے۔ زمزم کھانے کا کھانا اور بیماری کی دوا ہے۔ لیکن
اس میں برکت کے لیے کفن یا نقدی کو بھگونا خانہ ساز
فعل ہے؛ سلف سے ایسا کرنا منقول نہیں۔ (السنن
والمبتدعات ص ۱۱۳ وحجة النبی ص ۱۱۹)

توضیح:..... اور عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کھالیں
تو اس دن زہر اور سحر (جادو) اثر نہیں کرتا یہ شفاء اور زہر کا
تریق ہے یہ جنت کا پھل ہے۔

✦ عجوہ کھجور کھانے سے متعلق بعض حضرات کا یہ خیال کہ
ساری زندگی زہر اور جادو کا اثر نہیں ہوتا؛ غلط ہے؛ اس
کی کوئی دلیل نہیں۔ جبکہ حدیث میں وضاحت ہے کہ
جس دن یہ سات دانے کھائے گئے ہوں، اس دن ان
چیزوں کا اثر نہیں ہوگا۔

مسئلہ:..... سفر چاہے کتنا ہی آرام دہ کیوں نہ ہو،
عذاب کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، لہذا کوئی شخص جب اپنا کام مکمل
کر لے تو جلد اپنے اہل و عیال میں لوٹ جائے۔ حاجی کا حج
سے فارغ ہو کر اپنے اہل و عیال میں جلد لوٹ جانا ہی زیادہ
اجر کا باعث ہے۔ (بیہقی، حاکم)

مسئلہ: جب واپسی کا سفر اختیار کریں تو سواری پر بیٹھنے، راستے میں قیام کرنے، شہروں کو دیکھنے اونچائی پر چڑھنے اور زیریں جانب اترنے وغیرہ کی دعائیں کرتے آئیں اور جب اپنا شہر نظر آجائے تو یہ دعا کریں:

((اَيُّوْنَ تَايُّوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا

حَامِدُوْنَ)) (بخاری)

”ہم تو تائب ہو کر، سجدہ و عبادت گزاری کا عہد کر کے لوٹ آئے ہیں، اور اپنے رب کی تعریفیں کرتے ہیں۔“

مسئلہ: اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے ممکن ہو تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز [شکرانہ] پڑھ لیں۔ اور پھر یہ دعا کرتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہو جائیں:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ،

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا)) (ابوداؤد)

”اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے، اور نکلنے کی جگہوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، تیرا نام لے کر ہم یہاں سے نکلے تھے اور اے ہمارے رب! تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے۔“

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّم عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ .

حضرات! اس طرح آپ کا حج مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو مبارک اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے مؤلف، اس کے والدین اور اساتذہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو کسی بھی مومن کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے اس کے بدلے اسے بھی نیکیاں ملتی ہیں۔ لہذا بخل سے کام نہ لیں۔ اللہ ہم سب کو اپنی رضامندی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ [الدرّاوی]

نبی کریم ﷺ کا سفر حج

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہم لوگوں کے بارے میں پوچھا۔ یہاں تک کہ میری طرف متوجہ ہوئے میرے بارے میں پوچھا تو میں نے عرض کیا: ”میں محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ ہوں۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا؛ اور انہوں نے میری قمیص کا سب سے اوپر والا بٹن کھولا پھر نیچے والا بٹن کھولا۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی میرے سینے کے درمیان میں رکھی اور میں ان دنوں ایک نوجوان لڑکا تھا۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے میرے بھتیجے خوش

آمدید جو چاہے تو مجھ سے پوچھ۔ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا؛ (حضرت جابر نابینا ہو چکے تھے اور نماز کا وقت آ گیا)۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ جب بھی اپنی اس چادر کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر رکھتے تو چادر چھوٹی ہونے کی وجہ سے دو کنارے نیچے گر جاتے۔ اور ان کے بائیں طرف ایک کھوٹی کے ساتھ ایک چادر لٹکی ہوئی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر میں نے عرض کیا کہ: ”مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں خبر دیں؟ پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے نوکا اشارہ کیا؛ اور فرمانے لگے: ”نبی ﷺ نو سال تک مدینہ میں رہے اور آپ نے حج نہیں فرمایا۔ پھر دسویں سال لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ سے بہت لوگ آ گئے اور وہ

تمام لوگ اس بات کے متلاشی تھے کہ آپ کے ساتھ حج کے لیے جائیں تاکہ وہ آپ ﷺ کے اعمال حج کی طرح اعمال کریں۔ ہم آپ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم ذوالحلیفہ آئے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر کی پیدائش ہوئی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: میں اب کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر اپنا احرام باندھ لو۔“

پھر رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی پھر قصویٰ اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی اونٹنی بیداء کے مقام پر سیدی کھڑی ہوگئی تو میں نے انتہائی نظر تک اپنے سامنے دیکھا تو مجھے سواری پر اور پیدل چلتے ہوئے لوگ نظر آئے اور میرے دائیں بائیں اور پیدل چلتے ہوئے

لوگوں کا ہجوم تھا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے اور آپ ﷺ پر قرآن نازل ہو رہا تھا؛ جس کی مراد آپ ﷺ ہی زیادہ جانتے تھے اور آپ ﷺ جو عمل کرتے تھے، تو ہم بھی وہی عمل کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ کے کلمات پر اضافہ پڑھا:

((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ))

اور لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ پڑھا، رسول اللہ ﷺ نے ان تلبیہ کے کلمات پر اضافہ نہیں فرمایا؛ رسول ﷺ تلبیہ کے کلمات ہی پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے صرف حج کی نیت کی تھی اور ہم عمرہ کو نہیں پہچانتے تھے یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ آئے تو آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام فرمایا اور طواف کے پہلے تین چکروں

میں رمل کیا اور باقی چار چکروں میں عام چال چلے پھر آپ ﷺ مقام ابراہیم کی طرف آئے اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ”تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ“

پھر آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا اور دو رکعت نماز پڑھائی؛ اور ان دو رکعتوں میں آپ ﷺ نے: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَٰأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھی۔

پھر آپ حجر اسود کی طرف آئے اور اس کا استلام کیا پھر آپ ﷺ دروازہ سے صفا کی طرف نکلے؛ جب صفا کے قریب ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ((إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ))

”بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہی سے ابتداء کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا۔“

پھر آپ ﷺ نے صفا سے آغاز فرمایا؛ اور صفا پر چڑھے۔ آپ ﷺ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور اللہ کی توحید اور اس کی بڑائی بیان کی اور فرمایا:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور

اس نے اکیلے سارے لشکروں کو شکست دی؟“

پھر آپ ﷺ نے دعا کی اور تین مرتبہ اسی طرح فرمایا۔ پھر آپ مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم مبارک بطن کی وادی میں پہنچے تو آپ دوڑے؛ ہم بھی آپ کے ساتھ دوڑے۔ اور پھر آہستہ چلے یہاں تک کہ مروہ پر آ گئے۔ اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ جب مروہ پر آخری چکر مکمل ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ”لوگوں میں اس طرف پہلے متوجہ ہو جاتا جس طرف بعد میں متوجہ ہوا ہوں تو میں ہدی نہ بھیجتا اور میں اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیتا تو میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اسے عمرہ کے احرام میں بدل لے۔“

حضرت سراقہ بن جحثم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا:

اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا کہ ”عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے؛ دو مرتبہ نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ، یمن سے نبی ﷺ کے اونٹ لے کر آئے تو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی انہیں میں پایا جو کہ حلال ہو گئے تھے، احرام کھول دیا تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رملین کپڑے پہنے ہوئے تھے اور سرمہ لگایا ہوا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر اعتراض فرمایا؛ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے میرے اباجی نے اس کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ کہہ رہے تھے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے احرام کھولنے کی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا؛ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو

کچھ مجھے بتایا اس کی خبر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دی۔ اور اپنے اعتراض کرنے کا بھی ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”فاطمہ نے سچ کہا؛ سچ کہا۔“ [اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر پوچھا]: جس وقت تم نے حج کا ارادہ کیا تھا تو کیا کہا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: ”میں نے کہا: اے اللہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں کہ جس کا رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میرے پاس تو ہدی ہے تو تم حلال نہ ہونا۔“

راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے جو اونٹ لے کر آئے تھے اور جو اونٹ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؛ سب ملا کر سواونٹ ہو گئے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ ”پھر سب لوگ حلال ہو گئے اور انہوں نے بال کٹوا لیے سوائے نبی ﷺ کے اور ان لوگوں کے جن

کے ساتھ ہدی تھی۔ تو جب ترویہ کا دن ہوا آٹھ ذی الحجہ تو انہوں نے منیٰ کی طرف جانے کے لیے حج کا احرام باندھا؛ اور رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور آپ ﷺ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشا اور فجر کی نمازیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ ﷺ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو نمبرہ کے مقام پر لگانے کا حکم فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور قریش کو اس بات کا یقین تھا کہ آپ ﷺ مشعر حرام کے پاس ٹھہریں گے جس طرح کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تیار ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ عرفات کے میدان میں آگئے وہاں آپ ﷺ نے نمبرہ کے مقام پر اپنا لگا ہوا خیمہ پایا۔ آپ ﷺ اس خیمے میں ٹھہرے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپ ﷺ

نے اپنی اوٹنی قصویٰ کو تیار کرنے کا حکم فرمایا۔ اور بطن وادی میں آ کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ آج کا دن یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہیں۔ آگاہ رہو کہ زمانہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہر چیز میرے قدموں کے نیچے پامال ہے۔ اور زمانہ جاہلیت کے خون معاف کرتا ہوں اور پہلا خون ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ جو کہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جسے ہذیل نے بنو سعد سے جنگ کے دوران قتل کر دیا تھا۔ اور جاہلیت کے زمانہ کا سود بھی پامال کر دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ تم لوگوں نے عورتوں کو امانت کے ساتھ حاصل کیا ہے اور تم نے اللہ کے حکم سے ان کی شرم گاہوں کو حلال سمجھا ہے اور تمہارے لیے ان پر یہ حق

ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے کسی آدمی کو نہ آئے دیں کہ جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔ اگر وہ اس طرح کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو مگر ایسی مار کہ ان کو چوٹ نہ لگے۔ اور ان عورتوں کا تم پر بھی حق ہے کہ تم انہیں حسب استطاعت کھانا پینا اور لباس دو۔ اور میں تم میں ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے؛ تم لوگ اللہ کی کتاب قرآن مجید کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ انہوں نے کہا: ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں اللہ کے احکام کی تبلیغ کر دی اور آپ ﷺ نے اپنا فرض ادا کر دیا اور آپ ﷺ نے خیر خواہی کی۔“

یہ سن آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اور لوگوں کی طرف منہ موڑتے

ہوئے فرمایا:

”اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، گواہ رہنا۔“

آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی؛ اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی؛ پھر اقامت ہوئی تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کوئی نماز نفل و سنن وغیرہ نہیں پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر موقف میں آئے اور آپ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا جو کہ جبل رحمت کے دامن میں بچھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ جبل المشاہ کو سامنے لے کر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور آپ ﷺ دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا اور کچھ زردی جاتی رہی یہاں تک کہ سورج کی ٹکیہ غروب ہو گئی۔ اس وقت آپ ﷺ نے

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کیا اور آپ ﷺ چل پڑے اور اونٹنی قصویٰ کی مہارتی کھنچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصے سے لگ رہا تھا اور آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے: ”اے لوگوں آہستہ آہستہ چلو۔“ اور جب کوئی پہاڑ کا ٹیلہ آجاتا تو مہار ڈھیلی چھوڑ دیتے تھے تاکہ اونٹنی آسانی سے اوپر چڑھ سکے یہاں تک کہ مزدلفہ آ گیا تو یہاں آپ ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھائیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی اور جس وقت کہ صبح ظاہر ہوئی تو آپ ﷺ نے اذان اور اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ قصویٰ اونٹنی پر سوار

ہو کر مشعر حرام آئے اور قبلے کی طرف رخ کر کے دعا، تکبیر اور تہلیل و توحید میں مصروف رہے دیر تک وہاں کھڑے رہے جب خوب اجالا ہو گیا تو آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے حضرت فضل بن عباس خوبصورت اور گورے رنگ کے ایک خوبصورت آدمی تھے رسول اللہ ﷺ جب انہیں ساتھ لے کر چلے تو کچھ عورتوں کی سواریاں بھی چلتی ہوئی انہیں ملیں تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک فضل کے چہرہ پر رکھ کر ادھر سے چہرہ پھیر دیا۔ فضل دوسری طرف بھی عورتوں کی سواریاں دیکھنے لگے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرف سے بھی فضل کا چہرہ پھیر دیا یہاں تک کہ وادی مشعر میں پہنچ گئے آپ ﷺ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور اس درمیانی راستہ

سے چلنا شروع کیا کہ جو جمرہ کبریٰ کی طرف جا نکلتا ہے یہاں تک کہ درخت کے پاس جو جمرہ ہے اس کے پاس پہنچ گئے اور اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر فرمایا اور آپ ﷺ نے ہر کنکری شہادت والی انگلی کے اشارہ سے ماری جیسے چنگی سے پکڑ کر کوئی چیز پھینکی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ قربان گاہ کی طرف آئے اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے تریسٹھ اونٹ قربان کئے (ذبح کئے) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برچھاء عطا فرمایا اور انہوں نے باقی قربانیاں ذبح کیں، آپ نے اپنی قربانیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شریک کر لیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کے ہر جانور میں سے ایک ایک بوٹی کٹوا کر ہانڈی میں پکوائی جائے پھر آپ اور علی رضی اللہ عنہ نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور شوربہ بھی پیا پھر نبی ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف آئے اور

آپ ﷺ نے طواف افاضہ فرمایا اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر بنو عبدالمطلب کے پاس آئے جو کہ زم زم پر کھڑے ہو کر لوگوں کو پانی پلا رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے عبدالمطلب کے خاندان والو! آب زم زم چاہ سے کھینچتے رہو اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری اس پانی پلانے کی خدمت پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی کھینچتا۔“ تو لوگوں نے آپ ﷺ کو ایک ڈول پانی کا دیا اور آپ نے اس میں سے کچھ پیا۔“

(مسلم)



حج یا عمرہ کے دوران
 کسی بھی خاص چکر کے لیے کوئی دعا خاص نہیں
 سوائے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان
 ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
 عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرہ: ۲۰۲)

پڑھنا چاہیے۔ نیز کتاب سے دیکھ کر بھی دعا پڑھنے سے
 اجتناب کریں، کیونکہ

اس سے دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے
 کتاب میں لگا رہتا۔ تاہم لوگوں کی سہولت کے لیے قرآن و
 حدیث سے ثابت شدہ کچھ دعائیں ترجمہ کے ساتھ دی
 جا رہی ہیں، انہیں گھر پر یاد کریں اور اعمال عمرہ و حج میں زبانی
 پڑھتے جائیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے،
 آمین۔

مسنون دعائیں

قرآنی دعائیں:

﴿۱..... رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ &
وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

(البقرہ: ۱۲۷)

”اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔“

﴿۲..... رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرہ: ۲۰۱)

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور

آخرت میں بھی نعمت عطا فرمانا اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔“

﴿.....رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا ۖ وَاعْفِرْ لَنَا ۖ وَأَرْحَمْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ٥﴾ (البقرہ: ۲۸۶)

”اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا۔ یا اللہ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے اللہ! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا اور (اے اللہ!) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہمیں کافروں پر غالب فرما۔“

﴿.....رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا
وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ (ابراہیم: ۴۰، ۴۱)

”اے اللہ! مجھے (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں
اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے اللہ! میری دعا قبول
فرما۔ اے اللہ! حساب (کتاب) کے دن مجھے اور میرے
ماں باپ کو اور مومنوں کی مغفرت فرما۔“

﴿.....رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا
وَتُبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

(آل عمران: ۱۴۷)

”اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے
کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم
رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔“

﴿.....رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَنَكَ فَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تَدْخُلِ النَّارَ فَقَدْ
أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّنَا
سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ
فَأَمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَ
تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْوَعَادَ﴾ (آل عمران: ۱۹۱ تا ۱۹۴)

”اے ہمارے رب! تو نے یہ جہاں بے فائدہ نہیں بنایا، تو
پاک ہے، پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اے
ہمارے رب! تو جسے جہنم میں ڈالے یقیناً تو نے اسے رسوا
کیا، اور ظالموں کا مددگار کوئی نہیں۔ اے ہمارے رب! ہم
نے سنا کہ ایک منادی کرنے والا باواز بلند ایمان کی طرف

بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ، پس ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“

﴿..... رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الأعراف: ۲۳)

”پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔“

﴿..... رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ﴾ (الأعراف: ۱۲۶)

”اے اللہ! ہم پر صبر و استقامت کے دہانے کھول دے اور

ہمیں (مارنا) تو مسلمان ہونے کی حالت میں۔“

﴿۹..... رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِّنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

(یونس: ۸۵، ۸۶)

”اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال۔ اور ہمیں اپنی رحمت کے ساتھ کافروں کی قوم سے نجات عطا فرما۔“

﴿۱۰..... رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ﴾

(القصص: ۱۶)

”اے میرے رب! میں نے خود پر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما دے۔“

﴿۱۱..... رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

الرَّاحِمِیْنَ﴾ (المومنون: ۱۰۹)

”اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے ہیں، پس تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما، تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔“

﴿..... رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا﴾

(الفرقان: ۶۵-۶۶)

”اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، کیونکہ اس کا عذاب چٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔“

حدیث شریف سے ثابت دعائیں

﴿.....((اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ))﴾

”اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں، سوائے اس کے جسے تو

آسان کر دے اور جب تو چاہتا ہے تو ہی دشوار کو آسان کرتا ہے۔“

﴿.....((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))﴾ (متفق علیہ)

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بے بسی کا بلی، بزدلی اور شدید بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں موت و حیات کے فتنہ سے۔“

﴿.....((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ))﴾ (مسلم)

”یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، زوالِ نعمت سے، تیری عافیت کے منہ موڑ جانے سے، تیرے ناگہانی عذاب اور

تیرے غضب و غصے سے۔“

﴿.....﴾ ((اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا
وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ))
”اے اللہ! تمام امور میں ہمارا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی
اور آخرت کے عذاب سے ہمیں بچا۔“

﴿.....﴾ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)) (بخاری)
”عظیم و حلیم اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ عرش عظیم کے
رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں آسمانوں اور رب عرش کریم
کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

﴿.....﴾ ((اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَاعْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) (ترمذی: ۳۵۶۳)

”اے اللہ! مجھے حرام سے بچا کر حلال کے ساتھ کفایت عطا کر اور اپنے فضل و کرم کے ساتھ مجھے تو اپنی ذات کے سوا ہر کسی سے غنی کر دے۔“

﴿.....﴾ ((اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي وَأَقْضِ عَنِّي دَيْنِي)) (مشکوٰۃ)

”اے اللہ! میرے پردے رکھنا اور خوف و خط سے مجھے محفوظ رکھنا اور مجھ پر جو قرضے ہیں انہیں ادا کروانے کی تدبیر کرنا۔“

﴿.....﴾ ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) (مسلم: ۴۰/۱۷)

”یا اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے

تمام امور کی حفاظت و عصمت کا ذریعہ ہے۔ اور میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میرا روزگار ہے اور میری آخرت کی اصلاح فرما جو کہ میرا آخری ٹھکانا ہے، اور ہر بھلائی کے لیے میری عمر دراز کر دے اور ہر برائی سے بچانے کے لیے موت کو میرے لیے باعثِ راحت بنا دے۔“

﴿..... ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دُنْيَايَ وَدِينِي وَآهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) (ابوداؤد)

”اے اللہ! میں اپنے دینی و دنیوی اور اہل و مال کے تمام معاملات میں عفت و عافیت کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میرے پردے رکھنا اور میری میرے سامنے پیچھے، دائیں،

بائیں اور اوپر سے حفاظت فرمانا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس سے کہ کہیں زمین میں نہ دھنسا دیا جاؤں۔“

﴿..... ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا)) (ابن ماجہ)

”اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں وہ جلد ہو یا بدیر اور اسے میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا ہوں اور میں تیری

پناہ مانگتا ہوں ہر برائی سے جو جلد ہو یا دیر میں اور میں اسے جانتا ہوں یا نہیں بھی جانتا، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے تجھ سے طلب کی اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ طلب کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل کی توفیق کا جو مجھے اس کے قریب کرے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں نارِ جہنم سے اور ہر اس قول و عمل سے جو مجھے اس کے قریب لے جائے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر اس فیصلے کو جو میرے بارے میں کر چکا ہے اسے میرے لیے بھلائی والا بنادے۔“

آخر میں تمام حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اس حقیر اور اس کے والدین اور اساتذہ و احباب کو اپنی دعاؤں میں

یاد رکھیں۔

حج اور عمرہ کے دوران مزید دعاؤں کے لیے میری دوسری کتاب صحیح دعائیں اور اذکار کے آخر میں اس حوالے سے کافی دعائیں جمع کی ہوئی ہیں۔ وہاں سے استفادہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین پر استقامت عطا فرمائے۔
والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ



کتاب وسنت کی تعلیم میں مصروف عمل ادارہ

جامعہ احیاء العلوم لبنات الاسلام

مظفر آباد آزاد کشمیر

❖ دینی لٹریچر کی تیاری و اشاعت

❖ ہفتہ وار سلسلہ دروس ❖ حفظ و ناظرہ، تجوید

❖ اور درس نظامی کی تعلیم

برائے رابطہ

مہتمم:..... انیس الرحمن شاہ 5365383 -301-92+92

اگر آپ بھی کوئی دینی لٹریچر شائع کروانا چاہتے ہیں تو

فنی تعاون حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

شفیق الرحمن شاہ الدراوی؛ مکہ مکرمہ

00966501253804-00966598941217

dadapota2003@yahoo/hotmail.com

مکتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مظفر آباد، آزاد کشمیر